Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ
18/19

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

4/11 ربیع الاول 1423 ہجری 6/13 ہجرت 1382 ہش 6/13 / مئی 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 10 مئی 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت خبیر کی تفصیل بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

اے نبی یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

☆۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء ۱۰۸)

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کیلئے رحمت کے طور پر

☆۔ فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ (ال عمران ۱۶۰)

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کیلئے نرم ہو گیا اور اگر تو تند خو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے پس ان سے درگذر کر اور ان کیلئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر پس جب تو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

☆۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ (الاحزاب ۴۱)

محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

☆۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (الاحزاب ۴۶-۴۷)

اے نبی یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر۔

☆۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (سبا ۲۹)

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کیلئے بشیر اور نذیر بنا کر مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

☆۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (احزاب ۵۷)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ (النسائی)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ اور اس کے دس گناہ بخشے جاویں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جاویں گے۔

☆۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَہٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَہٗ اَبَوَاہُ الْکِبَرَ اَوْ اَحَدُھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جسکے پاس میرا نام لیا گیا لیکن اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آیا پھر گذر گیا پہلے اس سے کہ اس کی بخشش کی جاوے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے پاس اس کے والدین نے بڑھاپے کو پایا یا ان دونوں میں سے ایک نے اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو جنت میں۔

☆۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ (ترمذی)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر نہیں ہے میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں ہے آدم اور ان کے علاوہ سب نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں کوئی فخر کی بات نہیں کر رہا۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافت علیٰ منہاج نبوت کے متعلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی

سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال کے بعد اُمت میں خلافت علیٰ منہاج نبوّت کی پیشگوئی فرمائی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ سے براہ راست فیض حاصل کیا تھا اور جو نبوت کے زیر سایہ رُوحانی پرورش حاصل کرتے رہے اس باخدا جماعت میں آپ کے وصال کے بعد خلافت کا سلسلہ چلے گا جو کہ نبوت کی برکات کو آگے چلاتا چلا جائے گا۔ چنانچہ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خلافت نبوت کے منہاج پر قائم رہی اور اسلام دن دُگنی رات چوگنی ترقی کرتا رہا۔ خلافت راشدہ کے بعد مسلمانوں میں خلافت علیٰ منہاج نبوت تو ختم ہو گئی البتہ خلافت کے نام پر بادشاہت کا سلسلہ چل پڑا۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے بادشاہت کے اس دور میں بھی مجددین کے ذریعہ خلافت کے سلسلہ کو ایک طور سے جاری رکھا لیکن وہ سلسلہ منہاج نبوت پر نہیں تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا۔

تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا عاضا فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ۔ (مسند احمد جلد نمبر ۵ صفحہ ۴۰۴)

یعنی اے مسلمانو! تم میں یہ نبوت کا دور اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر یہ دور ختم ہو جائے گا اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر قائم ہو گی۔ (اور گویا اس کا تتمہ ہو گی) اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ خلافت بھی اٹھ جائے گی اس کے بعد کاٹنے والا (یعنی لوگوں پر ظلم کرنے والی) بادشاہت کا دور آئے گا اور پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ دور بھی ختم ہو جائے گا اس کے بعد جبری حکومت کا دور آئے گا یہ حکومت اگرچہ کہ ظلم کے طریق سے اجتناب کرے گی مگر جمہوریت کے اصول کے خلاف ہو گی اور پھر اس رنگ کی حکومت بھی اُٹھ جائے گی اس کے بعد پھر دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہو گی اس کے بعد راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

مذکورہ حدیث سے صاف واضح ہے کہ اسلام کے پہلے دور میں نبوت ہو گی اور پھر نبوت کے رنگ میں خلافت کا اجراء ہو گا۔ اور پھر درمیانی دور میں ظلم کرنے والی اور غیر جمہوری بادشاہتیں آئیں گی۔ اور پھر آخری دور میں اللہ تعالیٰ کسی ایک بندہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں مبعوث فرمائے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو گا اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبوت کا انعام ملے گا۔

جس کے بعد پھر خلافت علی منہاج نبوت کا سلسلہ چلے گا۔ چنانچہ وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے نام سے آج سے ایک سو سال قبل مبعوث ہو چکا جس نے اپنی روحانی تربیت کے ذریعہ ایک روحانی جماعت کا قیام کیا۔ پھر اس کی وفات کے بعد اس روحانی جماعت میں منہاج نبوت پر سلسلہ خلافت شروع ہوا۔ الحمد للہ کہ اب تک چار خلافتوں کے بعد پانچویں خلافت کا مبارک سلسلہ جاری ہے۔

ان سلسلہ ہائے خلافت کا قیام منہاج نبوت پر ہے۔ یہ بات اس دلیل سے ثابت ہے کہ ہر خلیفہ کو بفضلہٖ تعالیٰ خلافت کی عظیم الشان برکات حاصل ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِي وَلَا يُشْرِكُوْنَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (النور)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے پختہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو بنایا تھا اور ضرور وہ تمکنت عطا فرمائے گا ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے اور ضرور وہ بدل دے گا ان کی خوف کی حالت کو امن سے وہ میری عبادت کریں گے اور میرا کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کریں گے تو وہی لوگ فاسقوں میں سے کہلائیں گے۔

مذکورہ آیت سے واضح ہے کہ منہاج نبوت پر سلسلہ خلافت اس قوم میں چلے گا جو پہلے نبی کے زیر تربیت آکر اجتماعی طور پر ایمان و اعمال صالحہ کہ اعلیٰ تقاضوں کو پورا کرنے والی ہو گی اس آیت کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اس آیت کو آیت استخلاف کہا جاتا ہے جس میں یہ بات ظاہر فرمائی گئی ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے پہلے انبیاء کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا تھا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جاری فرمائے گا اور وہ خلافت کے نور کو لے کر آگے بڑھے گا اور ہر دفعہ جب کوئی خلیفہ گزرے گا تو جماعت کو ایک خوف کا سامنا کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلافت کی برکت سے امن میں بدل جائے گا پس یہی خلافت کی نشانی ہے کہ وہ مومنوں کی جماعت کو بدامنی سے امن کی طرف لے آئے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "الوصیت" میں یہی فرمایا ہے کہ ایک نبی یا خلیفہ کے گزرنے کے بعد وقتی طور پر یہی محسوس ہوتا ہے کہ اب دشمن اس نور کو بجھا دے گا لیکن آیت استخلاف میں قطعی وعدہ ہے کہ دشمن ہر دفعہ ناکام رہے گا۔

نبوت کی آمد کا مقصد دنیا میں توحید کا قیام ہے چنانچہ خلافت حقہ کی بھی یہی نشانی رکھی ہے کہ اس کا آخری مقصد توحید کا قیام ہو گا۔

(ترجمہ قرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تفسیر زیر آیت سورۃ النور آیت ۵۶ صفحہ ۶۰۶)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا مبارک سلسلہ جاری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے امام مہدی کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی و اطاعت کے نتیجہ میں انعام نبوت حاصل کرے گا۔ اور ایک روحانی جماعت کا قیام کرے گا پھر اس تربیت یافتہ جماعت میں نبوت کی منہاج پر سلسلہ خلافت پھر شروع ہو گا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد سے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء سے یہ سلسلہ خلافت جاری و ساری ہے جو ۹۵ سال سے دنیا پر اپنی روحانی آب و تاب کے ساتھ ضوء افگن ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو یہ خوشخبری دی تھی کہ بفضلہٖ تعالیٰ خلافت اب بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اور کوئی دشمن بھی خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ الحمد للہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے مطابق ہی جماعت میں اس وقت خلافت خامسہ کا بابرکت قیام ہو چکا ہے فالحمد للہ۔

ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات درج کرتے ہیں جو آپ کو اپنے بیٹے مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق ہوئے تھے اور جو آج ان کے پوتے حضرت مرزا مسرور صاحب کے حق میں پورے ہوئے ہیں۔

۱۔ عمرہ اللہ علی خلاف التوقع (الہام ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء تذکرہ صفحہ ۶۶۶)

اللہ تعالیٰ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع

۲۔ امرہ اللہ علی خلاف التوقع (الہام ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء تذکرہ صفحہ ۶۶۷)

اللہ نے اسے صاحب امر بنایا اور اس کا یہ صاحب امر بنا خلاف توقع ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق دو کشوف۔

۱۔ ایک دفعہ ہم نے عالم کشف میں اس لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ اب **تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔**

۲۔ اس کشف کے چند سال بعد حضور علیہ السلام نے آپ کے متعلق خواب دیکھا کہ۔

"شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں ایک نے شریف احمد کی طرف سے اشارہ کر کے کہا کہ وہ بادشاہ آیا دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بنا ہے۔

میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں

انی معک یامسرور (الہام ۱۹ ادسمبر ۱۹۰۷ء)

اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں

اللہ تعالیٰ سیدنا و امامنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور آپ کے دور سعید میں اسلام کو عظیم الشان عالمگیر روحانی غلبہ عطا فرمائے۔ اور ہر آن حضور انور کا حامی و ناصر ہو روح القدس آپ کی تائید فرمائے آمین۔

(منیر احمد خادم)

☆-ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں جو قابل رشک ہیں۔ ایک تندرستی۔ دوسرے فرصت۔ (بخاری)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئی نبی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں

اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربی اعظم ہے۔ یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین میں قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر ایک گمراہ کے شبہات مٹائے۔ جس نے ہر ایک ملحد کے وساوس دُور کئے اور سچا سامان نجات کا... اصولِ حقہ کی تعلیم سے ازسرِ نو عطا فرمایا۔ پس اس دلیل سے اس کا فائدہ اور افاضہ سب سے زیادہ ہے۔ اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تواریخ بتلاتی ہیں۔ کتاب آسمانی شاہد ہے۔ اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اِس قاعدے کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

☆

کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں

بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالاتِ قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اَور کو آنحضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۳۲)

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند و بالا مقام

۱- سبحان اللہ اس سرورِ کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں۔ اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بن جاتا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲- حضرت آدم صفی اللہ سے لیکر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گزرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳۲ حاشیہ)

۳- جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے.... ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اسی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے۔ جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔ (توضیح مرام صفحہ ۲۳)

☆

کوئی روحانی فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نہیں مل سکتا

ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۸)

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں کی تاثیر

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔ (برکات الدعا صفحہ د)

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے سب سے بڑے عالم تھے

سب سے زیادہ قرآن کریم کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے۔ تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہو گی۔ (برکات الدعا صفحہ ۱۰)

☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور ہیں

وہی تو ہے جو ہر ایک فیض کا مبدء اور ہر ایک زندگی کا سرچشمہ اور ہر ایک قوت کا ستون اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے اور انہیں معنوں کی رُو سے تو اس کو خدا ماننا پڑتا ہے۔ سو اسی کا یہ فضل و احسان ہے کہ دنیا کو تاریکی اور غفلت اور جہالت میں پاکر ایک نور بھیجا اور وہ نور جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے دنیا میں آیا۔ اور خدا کا مقدس کلام قرآن شریف اس پر نازل ہوا۔ اور ہم کو علمی اور عملی پاکیزگی کیلئے بھی راہیں دکھلائیں۔ (آریہ دھرم صفحہ ۱۰۲)

☆

آپؐ کی سچی اتباع صاحب کرامات بنا دیتی ہے

قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱)

حقیقی نجات دہندہ آنحضرتؐ ہیں

حقیقی منجی ہمیشہ اور قیامت تک نجات کا پھل کھانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا۔ اور تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کیلئے آیا تھا۔ اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ خدا اس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع کرے۔ آمین (دافع البلاء صفحہ ۲۱)

خطبہ جمعہ

وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کے مظہر اتم تھے۔

(آیات قرآنی، احادیثِ نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور روایات صحابہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ ۲۱ رمارچ ۲۰۰۳ء مطابق ۲۱ رامان ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلک يوم الدين ۔ إياک نعبد و إياک نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

آج اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْقَوِی سے متعلق خطبہ ہوگا:۔

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَھُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ﴾ (سورة الحديد: ۲۶)

ہم نے یقیناً اپنے رسول کھلے کھلے نشانوں کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اتاری اور عدل کا ترازو بھی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہ سکیں۔ اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت لڑائی کا سامان اور انسانوں کے لئے بہت سے فوائد ہیں۔ تاکہ اللہ اسے جان لے جو اس کی اور اس کے رسولوں کی غیب میں بھی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

یہاں لفظ اُتارا کے مفہوم سے یہ سوچنا چاہئے کہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر جانے میں جو استنباط کرتے ہیں وہ اس اَنْزَلَ لفظ سے کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نازل ہوں گے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے ہم نے لوہا اُتارا۔ اب کب دیکھا ہے لوگوں نے کہ لوہا آسمان سے اُتارا جا رہا ہے۔ یہ تو زمین سے کانوں سے نکلتا ہے اسی طرح گائے بھینسوں جانوروں کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے جانوروں کو اُتارا۔ اب کسی نے گائے، بھینسیں برستی تو نہیں دیکھی۔ اب صاف پتہ چلتا ہے کہ اتارا کے لفظ سے یہ معنے لینا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام آسمان سے نازل ہوں گے یہ بالکل غلط ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا ۔ ہم نے تمہارے اندر ذکر رسول، وہ رسول جو مجسم ذکر تھا وہ اُتارا ہے۔ اب سب مسلمان یہ مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آسمان سے نہیں اُترے۔

اب میں قوی کے متعلق مختصر لغوی بحث کرتا ہوں:۔

قوت ذاتی، سیاسی، حرفتی، صنعتی، اور فوجی کسی بھی قسم کی ہو سکتی ہے۔ ملکی قوت، فوجی قوت، ہوا اور موجوں کی قوت۔ جو قوتیں ہمارے اندر کام کر رہی ہیں ان کو مَقْدَرَةٌ نَفْسِيَّة کہتے ہیں۔

حَصَلَ عَلَی الشَّیْءِ بِالْقُوَّةِ کا مطلب ہے کہ اس نے کوئی چیز زور اور زبردستی سے حاصل کی اور رَجُلٌ قَوِیٌّ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو تجربات کا سامنا کرنے کی قوت رکھتا ہو یا ثابت قدمی اس کا خاصہ ہو اور قوی پکے ارادے کے مالک کو بھی کہتے ہیں۔

(المنجد في اللغة العربية المعاصرة)

ایک اس میں آیا تھا مَقْدَرَةٌ نَفْسِيَّة اس کا مطلب عام لوگوں کو سمجھ نہیں آئے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر صلاحیت ہے، قدرت ہے۔ خواہ وہ کام کرے یا نہ کرے مگر اس کے اندر صلاحیت موجود ہے۔

''لسان العرب'' میں ہے:

قوت ضعف کا متضاد ہے اور اس کی جمع قُوًی آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یٰیَحْیٰ خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ) اے یحییٰ! کتاب کو اپنی پوری کوشش اور خدا کی مدد کے ساتھ پکڑ ...... قوت غلبہ کے معنے میں بھی آتا ہے جیسے کہتے ہیں کہ مَیں نے اس سے زور آزمائی کی اور اس پر غالب آ گیا۔

ابن اُثیر کہتے ہیں کہ ''القوی الشدید'' وہ ذات ہے جسے اپنے کام کی وجہ سے کوئی مشقت درپیش نہ ہو۔ (لسان العرب)

حضرت امام راغب کے نزدیک لفظ قوۃ کبھی تو طاقت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿خُذُوا مَا آتَیْنَاکُمْ بِقُوَّةٍ﴾ اور کبھی کسی چیز کے اندر موجود استعدادوں کو کہتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ گٹھلی اپنی قوت کے لحاظ سے کھجور کا درخت ہی ہے کیونکہ وہ کھجور کا درخت بن سکتی ہے۔

قوت کا لفظ کبھی بدنی اور کبھی دلی اور کبھی خارجی اور کبھی الٰہی طاقت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے...... اور خدا تعالیٰ کے قول ﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ﴾ سے مراد وہ قوتیں ہیں جو خدا کو حاصل ہیں اور جو وہ اپنی مخلوق کو عطا کرتا ہے اس نے اپنے کلام ﴿وَیَزِدْکُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِکُمْ﴾ میں ضمانت دی ہے کہ وہ تم میں سے ہر ایک کو جس قدر وہ مستحق ہے مختلف قوتیں عطا کرے گا...... قوت کے لفظ کو استعداد کے معنوں میں سب سے زیادہ فلاسفر استعمال کرتے ہیں اور اس کو دو طرح سے لیتے ہیں۔ ایک یہ کہ استعداد تھی لیکن استعمال نہیں ہوئی۔ مثلاً کہتے ہیں فُلَانٌ کَاتِبٌ بِالْقُوَّةِ کہ وہ کاتب ہے قوت کے لحاظ سے ۔ اس میں اچھی کتابت کی صلاحیت موجود ہے خواہ وہ کاتب ہو یا نہ ہو۔ (المفرادات، زیر کلمة قوی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ قوی اور بہادر تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے زیادہ بہادر، قوی، معزز، سخی اور نورانی وجود کسی کو نہیں دیکھا۔ (ابن سعد ۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۳۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت اور بہادر تھے ایک رات اہلِ مدینہ نے شور سنا اور خوف محسوس کیا کہ یہ آواز کس طرف نکلی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پتہ چلا تو سب سے پہلے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور اکیلے ہی اس طرف روانہ ہوئے جس طرف شور تھا۔ بالآخر آپؐ واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں دیکھ آیا ہوں خطرے کی کوئی بات نہیں۔ اور گھوڑے کو جو بہت تیز رفتار تھا آپؐ نے بحر قرار دیا۔ (صحيح البخاری ۔ کتاب المجهاد والسير)

ایک ابن ہشام میں یہ روایت ہے کہ حضرت ابوطالب کے پاس بہت سے لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ دیکھو اس نے جو نبی کہلاتا ہے ہمارے بتوں کو بہت گالیاں دی ہیں۔ جو بت ہمیں بہت پسند ہیں، ہم ان کی زیادہ بے عزتی برداشت نہیں کر سکتے۔ اب تک ہم تیری وجہ سے رکے ہوئے تھے، تو اب باز آجا اور اس سے اپنی حمایت اٹھا لے، پھر ہم دیکھیں گے کہ اس کا کیا ہوتا ہے۔ اس پر حضرت ابوطالب گھبر......ر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یاد فرمایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم استقامت کا پہاڑ بن کر سامنے کھڑے ہو گئے اور فرمایا دیکھو! ابوطالب اگر میری حمایت آپ مجھ سے واپس لینا چاہتے ہیں تو بے شک واپس لے لیں، میرا اللہ تعالیٰ پر توکل ہے اور میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اگر یہ سورج کو میرے دائیں ہاتھ اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر بھی

لا کے کمزا کر دیں تب بھی میں اپنے ارادے اور اس کام سے باز نہیں آؤں گا جو پیغام میں دیتا ہوں۔ ابو طالب پر اس کا بہت اثر ہوا اور کہا بھتیجے! جو چاہتا کر میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو لڑتا ہے، قریش مکہ یہ بات سن کر چلے گئے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں، یہ زبانی بتاتا ہوں اس لئے میں چھوڑتا اس روایت کو۔ یہ جو آپ کے الفاظ تھے یہ تھے:۔ اے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تو پھر بھی میں اپنے اس کام سے باز نہیں آسکتا حتی کہ یہ (امر) غالب آجائے یا مَیں اس راہ میں مار دیا جاؤں۔

یہ کہتے ہوئے رسول کریم ﷺ آبدیدہ ہو گئے اور اٹھ کر جانے لگے تو حضرت ابو طالب نے آواز دے کر کہا: اے میرے بھتیجے! جا اور جو چاہے کہتا رہ۔ خدا کی قسم! میں ہمیشہ تیری مدد کرتا رہوں گا اور میں آج کے بعد تم سے کچھ طلب نہیں کرونگا۔ (سیرۃ نبویۃ لابن ہشام تحت عنوان رجوع الوفد الی ابی طالب مرۃ ثانیہ''۔صفحہ ۱۲۱)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نجران کا وفد آیا تو انہوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ آپ ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص بھیجیں جسے ہم جزیہ دے دیا کریں۔ تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں تمہارے ساتھ ایک قوی اور امین شخص کو بھیجوں گا۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں شدید خواہش ہوئی کہ کاش میں وہ قوی اور امین ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ابو عبیدہ کو منتخب فرمالیا اور کہا اٹھو اور ان کے ساتھ جاؤ۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، لابن عساکر۔ جلد ۲۵۔ صفحہ ۴۶۴)

خالد بن ابی عمران روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شاید ہی کبھی کسی مجلس سے اُٹھے ہوں گے کہ آپؐ نے اپنے صحابہؓ کے لئے ان الفاظ میں دعا نہ کی ہو: اے میرے اللہ! تُو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا کر جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت عطا کر جس کی وجہ سے تُو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے تُو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اُس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور ہمارے دین کے بارہ میں ہمیں کسی ابتلا میں نہ ڈال۔ اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ بنا اور دنیا ہی ہمارا مبلغ علم نہ ہو (یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو)۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلّط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذّت اور تاثیر ہے۔ وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور تاریکی کو دُور کرتا ہے اور اُس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطیف لذّت آتی ہے۔ کاش اگر مَیں قادر ہو سکتا تو مَیں اس کو بیان کرتا مگر روحانی لذتیں ہوں خواہ جسمانی، اُن کی کیفیات کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھلانا انسانی طاقت سے بڑھ کر ہے۔ ایک شخص ایک محبوب کو دیکھتا ہے اور اس کی ملاحتِ حسن سے لذت اٹھاتا ہے مگر وہ بیان نہیں کر سکتا کہ وہ لذت کیا چیز ہے۔ اسی طرح وہ خدا جو تمام ہستیوں کا علّت العلل ہے جیسا کہ اس کا دیدار اعلیٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ ہے ایسا ہی اُس کی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے...... خدا کا کلام جس قوت اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے خود یقین دلا دیتا ہے کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں اور ہرگز مُردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا بلکہ اُس کے اندر ایک جان ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک کشش ہوتی ہے اور اُس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک لذّت ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک خارق عادت تجلّی ہوتی ہے۔'' (نزول المسیح۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۸۔صفحہ ۴۶۳ تا ۴۶۴)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے اُن کو ہلاک کر دوں اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ مَیں ان کو کچل ڈالوں۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اَے نادان! کیا تُو میرے ساتھ لڑے گا؟ اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا؟ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔ پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنے مکروہ اور قابل شرم منصوبوں کے وقت اُس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں اور اُن کی بدی سے راستبازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا بلکہ خدا کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خلق اللہ کی معرفت بڑھتی ہے۔ وہ قوِی اور قادر خدا اگرچہ ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا مگر اپنے عجیب نشانوں سے اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے اور بد اندیشوں کے حملے راستبازوں پر قدیم سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ مجھ سے پہلے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بھی یہی ارادہ کیا تھا کہ ناحق مجرم ٹھہرا کر سولی دلا دیں مگر خدا کی قدرت دیکھو کہ کس طرح اُس نے اپنے اُس مقبول کو بچا لیا۔'' (کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۳۔صفحہ ۱۹)

اب میں قرآن کریم کی آیات پڑھتا ہوں: ﴿فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ۔ وَإِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ﴾ (سورۃ الواقعہ:۷۶ و ۷۷)

پس میں ضرور ستاروں کے جھرمٹوں کو گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اور یقیناً یہ ایک بہت بڑی گواہی ہے۔ کاش تم جانتے۔

یہ جو قرآن کریم کا معجزہ ہے کہ مَوَاقِعُ النُّجُوم کو ایک بہت بڑی گواہی قرار دیا ہے حالانکہ دور سے ستارے بہت چھوٹے چھوٹے دکھائی دیتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مَوَاقِعُ النُّجُوم بہت بڑی چیز ہے۔ آج میں نے آپ کے لئے مَوَاقِعُ النُّجُوم سے متعلق بعض معلومات اکٹھی کی ہیں۔ وہ نسبتاً مختصر بیان کروں گا کیونکہ عام لوگوں کو اس کی سمجھ نہیں آئے گی۔ مگر مَوَاقِعُ النُّجُوم فی الحقیقت بہت بڑی چیز ہے۔

سائنس نے نئے نئے انکشافات کئے ہیں ان کے ذریعہ پردہ اُٹھایا گیا ہے تو پتہ چلا ہے کہ مَوَاقِعُ النُّجُوم کتنی عظیم الشان چیز ہے۔ غالب نے بھی خوب کہا ہے:۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا

کائنات میں اللہ تعالیٰ کے قوی ہونے کے مظاہر ہر طرف بکھرے پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قویّت کا ایک مظہر تو سورج ہے۔ سورج کی توانائی سے ہر چیز قوت اور طاقت پکڑ رہی ہے۔ لوگوں کو اس کا اندازہ نہیں، کہ سورج کی توانائی سے سبزہ بنتا ہے، سورج کی توانائی سے اس کو جہاں گائیں، بھینسیں کھاتی ہیں، جانور کھاتے ہیں، پھر ان کا گوشت کھاتے ہیں شیر وغیرہ اور پھر انسان اور ساری طاقت ان کو سورج سے ملتی ہے۔ تو سمجھ نہیں سکتے کہ جس چیز پر وہ آجکل بیٹھ کے آئے ہیں، کاروں پر، وہ دراصل سورج کی توانائی کا کرشمہ ہے۔ ایک زمانہ تھا جس میں ڈائناسارز کی حکومت تھی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿إِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ کہ کوئی ایک بھی چیز ایسی نہیں جس کے ہمارے پاس خزائن نہ ہوں۔ ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک ٹھیک اندازے کے مطابق۔ اب ڈائناسارز کو لوگ نہیں جانتے ایک زمانہ تھا جبکہ ڈائناسارز کی حکومت ہوتی تھی اور وہ ہر سبزہ کھا جاتے تھے، کچھ نہیں چھوڑتے تھے اس میں سے باقی۔ یہاں تک کہ آسمان سے ایک بہت بڑا Meteor سمندر میں گرا اور اس کی ہوا جو اڑی ہے اس نے سایہ کر دیا ساری زمین پہ اور تمام سبزیاں ختم ہو گئیں۔ یہاں تک کہ ڈائناسار بھی مر گئے اور ان کا کچھ باقی نہیں رہا۔ پھر وہی ڈائناسار ہیں جو زلزلوں کی وجہ سے سمندر کے کنارے دفن ہوئے اور وہ سمندر کے کنارے دفن ہونے کی وجہ سے، دباؤ کی وجہ سے رفتہ رفتہ تیل میں تبدیل ہو گئے اور وہی تیل ہے جو آج ہمارے چلنے پھرنے کا موجب بن رہا ہے۔ اب بہت سے لوگ جو کاروں میں بیٹھ کے آئے ہیں یا بسوں میں آئے ہیں ان کو علم نہیں انہوں نے ڈائناسار کی سواری کی ہے، وہ ڈائناسار پر چڑھے ہوئے تھے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

اب خدا تعالیٰ کی قدرت کا اندازہ کریں کہ سبزہ بنتا ہے، جانور نشو نما پاتے ہیں، تیل بنتا ہے، تیل سے راکٹ، جہاز، گاڑیاں اور بیشمار قسم کی دوسری مشینیں چلتی ہیں ۔سورج ایسا ستارہ ہے جس کے گرد زمین اور نظام شمسی کے دیگر سیارے گھومتے ہیں اور یہ اس نظام شمسی کا مرکز ہے۔سورج بے پناہ توانائی کا خزانہ ہے جس کا ایک حصہ جو زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے روشنی اور حرارت کی صورت میں زمین کو پہنچتا ہے۔

اب میں مختصر کر دیتا ہوں ۔سورج چمکنے والی گیسوں سے مرکّب ہے۔اس کا محیط تیرہ لاکھ بانوے ہزار کلو میٹر ہے۔اس کی کمیت بہت وسیع ہے یہاں تک کہ اس کا Mass زمین سے تین لاکھ تیس ہزار گنا زیادہ ہے۔

سورج میں توانائی Neuclear Fusion کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔یہ Erg سے اس کی توانائی ناپی جاتی ہے۔ایک Erg ایک گرام مادے کی دگنی حرکی توانائی کے برابر ہے جو ایک مربع سینٹی میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کر رہا ہو۔

عمومی طور پر سورج سے زمین کی سطح کے ایک مربع سنٹی میٹر پر ایک سیکنڈ میں جو توانائی سورج کی عمودی شعاعوں سے پہنچتی ہے وہ تیرہ لاکھ پچاسی ہزار ارگ (Erg) ہوتی ہے۔عام زبان میں اس کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ زمین کی سطح پر شمسی توانائی چھیالیس لاکھ نوے ہزار ہارس پاور فی مربع میل کے حساب سے پہنچتی ہے۔ایک مربع میٹر کا ٹکڑا سورج سے ایک وقت میں سوا دو ہارس پاور توانائی حاصل کرتا ہے۔

اس کا ایک جائزہ یوں بھی لیا جا سکتا ہے کہ سورج کی جو توانائی زمین پر ایک دن میں پہنچتی ہے اس کی کل مقدار پوری دنیا میں استعمال ہونے والی Electric Power سے دو لاکھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔ایک دن میں سورج سے جو توانائی زمین پر پہنچتی ہے۔باقی چھوڑ دیتے ہیں۔زمین سے فاصلہ کتنا ہے۔نو کروڑ انتیس لاکھ ستاون ہزار میل یہ عام طور پر مشہور ہے۔یہ زمین سے سورج کا فاصلہ ہے۔

اب میں ایک اور بہت بڑے طاقتور ستارے کا ذکر کرتا ہوں ۔ ایسے ستارے جن کو میگنا ٹار کہتے ہیں۔وہ ستارے ایک سیکنڈ کے بارہویں حصہ میں اتنی توانائی نکالتے ہیں جو سورج دس ہزار سال میں نکالتا ہے۔اب دیکھئے سورج کی توانائی کتنی عظیم الشان ہے اس وقت ہم سب نے سورج کی توانائی سے زندگی حاصل کی ہے۔ساری زمین کا کارخانہ اسی سے ہی جاری ہے۔اور اس کے باوجود سورج کی توانائی، اس سے بھی بہت ہی زیادہ ہے۔ایک سیکنڈ کے بارہویں حصے میں بعض ستارے اتنی توانائی نکالتے ہیں کہ سورج دس ہزار سال میں بھی نہیں نکال سکتا۔

سورج کی قسم کے اجسام جو خود روشن ہوں ستارے کہلاتے ہیں۔ان کی مختلف اقسام ہیں۔ان میں بعض سورج سے کئی لاکھ گنا بڑے اور بعض چھوٹے ہوتے ہیں۔بعض کی روشنی سورج سے لاکھوں گنا زیادہ اور درجۂ حرارت بھی کئی لاکھ گنا زیادہ ہوتا ہے۔لیکن زمین سے ان کا فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ہمیں محض ان کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی نظر آتی ہے۔

ڈنمارک کے مشہور ماہر فلکیات نے امریکی سائنسدانوں کے ساتھ مل کر اس سلسلے میں بہت کام کیا ہے اور ستاروں کا نقشہ کھینچا ہے۔اس کی تقسیم کے مطابق ستاروں میں بعض کو Giant اور بعض کو Super Giant اور بعض کو Dwarf کہا گیا ہے۔

Giant بہت بڑا Super Giant بہت ہی بڑا اور Dwarf بونا۔اس تقسیم کی رو سے ستاروں کے بڑے یا چھوٹے ہونے کا پیمانہ طے ہوتا ہے۔ایک ستارہ جو Super Giant قسم کا ستارہ ہے اس کے ڈایا میٹر کا اندازہ چار سو بیس ملین کلو میٹر لگایا گیا ہے اور اسے Super Giant Antares کا نام دیا جاتا ہے۔یہ سورج سے تین ہزار چار سو گنا زیادہ روشن ہے۔اچھا یہ بات تو آپ کو اب میں بتا چکا ہوں کہ Photosynthesis کے ذریعے سورج کی روشنی سے تمام سبزہ پیدا ہوتا ہے اور اسی سبزہ کو ہم کھاتے ہیں اور جانور بھی اس فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان جانوروں کو پھر ہم کھاتے ہیں اور دوسرے جاندار کھاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:-

''جو کچھ اجرام فلکی اور عناصر میں جسمانی اور فانی طور پر صفات پائی جاتی ہیں وہ روحانی اور ابدی طور پر خدا تعالیٰ میں موجود ہیں۔اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی ہم پر کھول دیا ہے کہ سورج وغیرہ بذات خود کچھ چیز نہیں ہیں۔یہ اسی کی طاقت زبردست ہے جو پردہ میں ہر ایک کام کر رہی ہے۔وہی ہے جو چاند کو پردہ پوش اپنی ذات کا بنا کر اندھیری راتوں کو روشنی بخشتا ہے۔جیسا کہ وہ تاریک دلوں میں خود داخل ہو کر اُن کو منور کر دیتا ہے اور آپ انسان کے اندر بولتا ہے۔وہی ہے جو اپنی طاقتوں پر سورج کا پردہ ڈال کر دن کو ایک عظیم الشان روشنی کا مظہر بنا دیتا ہے اور مختلف فصلوں میں مختلف اپنے کام ظاہر کرتا ہے۔اُسی کی طاقت آسمان سے برستی ہے جو مینہ کہلاتی ہے اور خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے اور پیاسوں کو سیراب کر دیتی ہے۔اُسی کی طاقت آگ میں ہو کر جلاتی ہے اور ہوا میں ہو کر دم کو تازہ کرتی اور پھولوں کو شگفتہ کرتی اور بادلوں کو اٹھاتی اور آواز کو کانوں تک پہنچاتی ہے۔یہ اُسی کی طاقت (ہے) کہ زمین کی شکل میں مجسم ہو کر نوع انسان اور حیوانات کو اپنی پشت پر اٹھا رہی ہے۔مگر کیا یہ چیزیں خدا ہیں؟ نہیں، بلکہ مخلوق۔مگر ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور سے پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے۔اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے مگر قلم نہیں لکھتی بلکہ ہاتھ لکھتا ہے۔'' (نسیم دعوت. صفحہ ۵۸ و ۵۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کے مظہر اتم تھے۔آپ روحانی دنیا کے لئے مثلِ آفتاب تھے۔اسی لئے آپ کو سراجِ منیر کہا گیا ہے۔سراج سے مراد سورج ہے۔آپ کی قوت سے ہی آپ کے صحابہ اور ان کے بعد آنے والے اولیاء قوت پا رہے ہیں۔جس طرح سورج کے گرد ستارے ہیں اسی طرح آپ کے صحابہ ہیں جو ستاروں کی طرح آپ کے گرد گھوم رہے ہیں اور آپ کی طاقت سے ہدایت پا رہے ہیں اور آگے ان کی طاقت سے دنیا ہدایت پا رہی ہے۔اسی معنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِم اقْتَدَیْتُم اِھْتَدَیْتُمْ۔

حضرت عمرؓ بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی: اے محمدؐ! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہوں۔بعض بعض سے روشن تر ہیں لیکن نُور ہر ایک میں موجود ہے۔پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی، میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔ اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ۔میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جن کی بھی تم نے پیروی کی ہدایت پا جاؤ گے۔(مشکوۃ. کتاب المناقب. مناقب الصحابہ. صفحہ ۵۵۴)

حضرت اُسید بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو آہ و بکا سے سارا مدینہ ہل گیا۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھتے ہوئے آئے اور (حضرت ابو بکر کو مخاطب کر کے) کہا آپ نے خدا کے دین کو ایسے (احسن رنگ میں) قائم کیا کہ آپ سے پہلے کسی نبی کا خلیفہ اسے قائم نہ کر سکا اور آپ نے اس وقت ہمت سے کام لیا جب آپ کے اصحاب کمزور پڑ گئے اور آپ اس وقت مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے جب وہ کشمکش کا شکار ہو گئے۔آپ ایسے پہاڑ تھے جسے نہ تو آندھیاں ہلا سکیں اور نہ ہی سیلاب اسے اپنی جگہ سے ہٹا سکے ...اور بالکل رسول کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق تھے کہ بدنی طور پر کمزور مگر خدا کے معاملے میں قوی...کمزور آپ کے نزدیک طاقتور اور غالب تھا جب تک کہ آپ اس کا حق نہ دلا دیں اور طاقتور آپ کے نزدیک کمزور تھا جب تک کہ آپ اس سے (کمزور کا) حق لے نہ لیں۔آپ کی بات محکم اور حتمی تھی اور آپ کا ہر حکم عزم پر مبنی ہوتا تھا۔آپ نے اسلام کو مضبوط کیا اور خدا کی قسم! آپ اسے بہت آگے لے گئے۔آپ نے اپنے بعد میں آنے والے (خلیفہ) کو تھکا دیا ہے اور آپ نے خیر کے ساتھ بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے بعد اب مسلمانوں کو آپ کی مانند کوئی شخص نہیں ملے گا۔آپ مسلمانوں کے لئے جائے پناہ اور قلعہ تھے اور اُن کے ہمدرد تھے۔(کنز العمال. باب وفاۃ (أبی بکرؓ) جلد ۱۲. صفحہ ۵۴۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کے مظہر تھے۔آپ کے قوی ہونے کا اظہار اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ سخت سے سخت دشمن کی گالیوں اور ایذا رسانیوں کے مقابل پر ہمیشہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے تھے اور اگر آپ کے کسی خادم نے جواب دینا چاہا تو آپ اس کو سختی سے روک دیتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے، اصل طاقتور وہ ہوتا ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

(صحیح بخاری. کتاب الادب)

اب حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

۱۳ر فروری ۱۹۰۳ء کو ایک ڈاکٹر صاحب لکھنؤ سے تشریف لائے۔ بقول اُن کے وہ

بغدادی الاصل تھے اور عرصے سے لکھنؤ میں مقیم تھے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ چند احباب نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں بغرض دریافت حال بھیجا ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کچھ سوال وجواب کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن کے بیان میں شوخی، استہزاء اور بے باکی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کی کچھ بھی پروانہ کی اور ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ سلسلہ کلام میں ایک موقعہ پر انہوں نے سوال کیا عربی میں آپؑ کا دعویٰ ہے کہ مجھ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں لکھ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ اس پر نووارد نے بڑی شوخی سے مذاق کے رنگ میں کہا کہ بے ادبی معاف۔ آپ تو قاف بھی صحیح ادا نہیں کر سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ سن کر کہنے لگے کہ دیکھو بھئی میں لکھنوی تو نہیں ہوں میں تو پنجابی ہوں اور میں پنجابی لہجہ میں قاف کو ادا کرتا ہوں۔ حضرت صاحبزادہ مولانا عبداللطیف صاحب شہید مرحوم سے ضبط نہ ہوسکا اور وہ اس کی طرف لپکے کہ یہ حضرت اقدس کی گستاخی کر رہا ہے۔ سلسلہ کلام بڑھ گیا، اتنا کہ قریب تھا کہ دونوں باہم گتھم گتھا ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے مخلص اور جانثار غیور فدائی کو روک دیا اس پر نووارد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے کہا کہ استہزا اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔ حضرت اقدسؑ نے اس پر فرمایا کہ ہم تو ناراض نہیں۔ یہاں تو خاکساری ہے۔ اور جب اس نے قاف ادا نہ کرنے پر حملہ کیا تو حضرت اقدسؑ نے فرمایا: میں لکھنؤ کا رہنے والا نہیں ہوں۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۴۵۱ و ۴۵۲)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ روایت کرتے ہیں کہ:۔

''ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا'' یعنی زمانہ کے بڑے گرم و سرد دیکھے ہوئے ہیں،'' ہماری مسجد میں آیا اور حضرت سے آپؑ کے دعویٰ کی نسبت بڑی گستاخی سے کلام کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہا: آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں اور میں نے ایسے مکّار بہت سے دیکھے ہیں اور میں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں''۔

غرض ایسے ہی بیباکانہ الفاظ کہے مگر آپؑ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا، بڑے سکون سے سنا کئے اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا۔ کسی کا کلام کیسا ہی بے ہودہ اور بے موقعہ ہو اور کسی کا کوئی مضمون، نظم میں یا نثر میں کیسا ہی بے ربط ہو، مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیشہ صبر اور توکل سے کام لیا۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ۔ صفحہ ۴۴)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک مولوی قادیان آیا اور حضورؑ سے بحث کرنے لگا۔ پھر حضورؑ نے اسے جواب دینا شروع کیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ وفات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو تھی اور ابتدائی زمانہ کا یہ واقعہ ہے۔ آپ نے جب اس کو سمجھایا اور خاموش رہا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ آپ سمجھ گئے ہیں۔ اس نے کہا جی میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں۔ چونکہ دجّال کی صفت میں یہ آیا ہے کہ وہ بحث میں دوسروں کا منہ بند کر دے گا۔ آپ نے پھر کچھ نہیں فرمایا اور وہ چلا گیا۔ امرتسر جا کر اس نے ایک اشتہار چھپوایا اور اس میں یہ واقعہ بیان کیا کہ میں نے یہ الفاظ کہے لیکن باوجود اس کے جب آپ اندر تشریف لے گئے تو میں نے ایک رقعہ بھیجا اور میں نے عرض کیا کہ مجھے کچھ روپے کی ضرورت ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پندرہ روپے مجھے واپس خط میں ڈال کر بھیج دیئے۔ اس لئے میں یہ تو کہتا ہوں کہ آپ بہت سخی تھے۔

(اصحاب احمد۔ روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی صفحہ ۱۳۳)

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جلسہ میں جہاں تک مجھے یاد ہے ایک برہمو لیڈر (غالباً اناش موز مدار بابو تھے) حضرتؑ سے کچھ استفسار کر رہے تھے اور حضرت جواب دیتے تھے۔ اس اثناء میں ایک بدزبان آریہ آ گیا۔ اس نے حضورؑ کے بالمقابل نہایت دل آزار اور گندے حملے کئے۔ وہ نظارہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جیسا کہ اکثر آپ کا معمول تھا کہ پگڑی کے شملے کا ایک حصہ منہ پر رکھ لیا کرتے تھے۔ بعض اوقات صرف ہاتھ رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور خاموش بیٹھے رہتے تھے۔ وہ شور پشت بکتا رہا۔ آپ اس طرح پر مست اور مگن بیٹھے تھے کہ گویا کچھ ہو نہیں رہا یا کوئی نہایت ہی شیریں مقال گفتگو کر رہا ہے۔ برہمو لیڈر نے اسے منع کرنا چاہا مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ حضرت نے ان کو فرمایا کہ آپ اسے کچھ نہ کہیں، کہنے دیجئے۔ آخر وہ خود ہی بکواس کر کے تھک گیا اور اُٹھ کر چلا گیا۔ برہمو لیڈر بے حد متاثر ہوا اور اُس نے کہا کہ یہ آپ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۴۴۳ و ۴۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن مَیں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں، کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں، کفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ مَیں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اس لئے جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں۔ کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم طبع جدید۔ صفحہ ۱۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصّہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے۔ ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو'' یعنی جس کو غصہ آتا ہی نہیں'' تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۰۴۔ مطبوعہ ربوہ)

اب آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کچھ الہامات آپ کے سامنے رکھتا ہوں:۔

ایک الہام ہے اِنَّ رَبِّی قَوِیٌّ قَدِیْرٌ اِنَّهٗ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۔ میرا ربّ زبردست قدرت والا ہے اور وہ قوی اور غالب ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲۔ صفحہ ۱۰۷) (تذکرہ۔ صفحہ ۶۲۰۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

ایک دوسرا الہام ہے: ''یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ انّ ربی قویٌّ عزیز۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ انّ ربی قویٌّ عزیز '' وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں۔'' (تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ بر اوراق کتاب تعطیر الانام)

(تذکرہ۔ صفحہ ۶۲۰۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

****

تحریک جدید ایک عظیم الشان کام

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بانیٔ تحریک جدید نے 1936 میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

'' تحریک جدید کے پیش کرنے کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی انتخاب نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔

(الفضل ۸ فروری ۱۹۳۶ء)

احباب جماعت و مستورات و بچگان سے درخواست ہے کہ وہ اس عظیم الشان تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے وعدہ جات کی ادائیگی بھی کریں۔ جماعت کی ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں اس میں مالی تعاون سے اپنا حصہ ڈال کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید بھارت قادیان)

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تربیت اولاد کی روشنی میں

((از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان))

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَایُؤْمَرُوْنَ (سورہ تحریم آیت 7)

ترجمہ:: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اس پر بہت سخت گیر قوی فرشتے (مسلط) ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو انہیں حکم دیتا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

قابل احترام صدر صاحب اور معزز سامعین! آج کے اس مبارک اجلاس میں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں پیارے آقا ومولیٰ، خاتم النبیّین ورحمۃ للعالمین سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اس پہلو پر کچھ روشنی ڈالوں جس کا تعلق اولاد کی تربیت، اس کی پرورش وپرداخت اور دنیا وآخرت کے تئیں اس کی صحیح رہنمائی سے ہے۔

سلسلہ توالد وتناسل کو برقرار رکھنا اور تدریجی طور پر اسے ترقیات کی منازل تک لے جانا یہ انسانی فطرت کا ایک ایسا خاصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدائشِ انسان کے وقت سے ہی اس میں ودیعت کر رکھا ہے۔ بلکہ اگر ہم اور پیچھے جائیں تو پیدائش انسان سے پہلے کی مخلوق بھی ایک حد تک ہمیں اس صفت سے متصف نظر آتی ہے۔ ہاں چونکہ انسان کو خدا نے جسمانی ترقی کے کمال کے علاوہ روحانی ترقیات کی منازل کو بھی طے کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے اس میں اپنی نسل کو جسمانی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی دنیا میں آگے بڑھنے اور بالآخر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی بھی ایک فطری صفت بخشی ہے۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ انبیاء کی شروعات میں ہی جب ارتقاء کی طرف انسان نے بڑھنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ عظیم سبق انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ عطا فرمایا چنانچہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی ہی زبانی یوں درج فرمایا:-

وَاِذِابْتَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ (سورۃ البقرہ آیت 125)

ترجمہ:: اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب ابراہیم کو اس کے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ سے آزمایا اور اس نے ان کو پورا کر دکھایا اس پر اللہ نے فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں (اس پر ابرہیم نے) کہا اور میری اولاد میں سے بھی (امام بنائیو)۔ اللہ نے فرمایا ہاں مگر میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس فطری خواہش کا ذکر فرمایا ہے جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے نہ صرف حصول اولاد کی خواہش کی بلکہ جن ترقیات کے منازل کی طرف انہیں اللہ لے جانا چاہتا تھا ان کی طرف اپنی اولاد کو بھی لے جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس چھوٹی سی آیت میں جہاں اللہ تعالیٰ نے حصول اولاد اور ان کو ترقیات کے منازل کی طرف لے جانے کا ذکر فرمایا ہے وہیں ساتھ ہی حصول اولاد کے بعد ان کے تئیں پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کا بھی اس رنگ میں ذکر فرمایا کہ اگر وہ ذمہ داریاں نہ پوری کی جاسکیں تو پھر جس روحانی عروج کی انسان خواہش رکھتا ہے اس کی تکمیل ممکن نہیں ہے۔

انسان کی اولاد جسمانی، اخلاقی اور روحانی اعتبار سے کس طرح ترقی کر سکے اور کس رنگ میں اس کی تربیتی آبیاری ہو سکے سلسلہ بہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے روحانی کتب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اس کی مکمل تصویر آج سے چودہ سو سال قبل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی اور شریعت کاملہ یعنی قرآن مجید اور اسوۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی اس دنیا میں ظاہر ہو سکی ہے۔ اسلام نے نہ صرف بچے کی پیدائش کے وقت بلکہ اس کی پیدائش کے پہلے سے ہی اس کے متعلق والدین کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی ہے اور ہر مسلمان کو اس بات سے آگاہ فرمایا ہے کہ پیدائش کے وقت ہر بچہ اپنی صحیح فطرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے لیکن جب بھی اس میں بگاڑ آتا ہے اس کے ماں باپ ہی اس کی بگاڑ اور تربیتی فساد کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ

یعنی ہر بچہ فطرتِ صحیحہ لے کر پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کے ماں باپ اسے یہودی عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

سامعین کرام! اب میں سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں اولاد کی تربیت اور اس تعلق میں والدین کی ذمہ داریوں پر کچھ روشنی ڈالوں گا۔

(1)......نیک بیوی کا انتخاب

سامعین! جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا پیدائش سے قبل ہی اولاد کی تربیت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام پیدائش سے قبل ہی نیک صالح اور متقی اولاد کی فکر کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اس سلسلہ میں بہت سی دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔ چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ نے ہمیں نیک بیوی اور نیک اولاد کے حصول کے لئے یہ دعا سکھلائی ہے۔

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

ترجمہ:: اے اللہ تو ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ یعنی وہ نیک صالح متقی دیندار اور فرمانبردار ہوں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے نیک اولاد کے حصول کے لئے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے:-

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ یعنی اے میرے رب تو مجھے نیک اولاد عطا فرما۔ (الصّٰفّٰت)

صالح اولاد کے لئے سب سے اہم اور بنیادی امر نیک اور صالح عورت کا انتخاب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایک صالح عورت ہی صالح اولاد پیدا کر سکتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا ومولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بنیادی اور اہم امر کی طرف اپنی امت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

☆......تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ۔

کہ عام طور پر چار باتوں کو پیش نظر رکھ کر عورت سے شادی کی جاتی ہے کوئی اس کے مال ودولت کو دیکھتا ہے کوئی حسب نسب کو دیکھتا ہے۔ کوئی خوبصورتی کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اور کوئی دین اور اخلاق کو اہمیت دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو تم دین اور اخلاق والے پہلو کو ترجیح دو ورنہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں گے۔ یعنی تم بہت زبردست گھاٹا اٹھانے والے ہو جاؤ گے۔

سامعین! آج کے اس ترقی یافتہ سائنسی دور میں یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ بچہ جبکہ ابھی ماں کے پیٹ ہی میں ہوتا ہے اسی وقت سے ہی ماں کے عادات واخلاق اس پر اثر انداز ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پیدائش کے بعد بھی بچہ جو کہ ہر وقت ماں کے پاس ہوتا ہے ماں کے ہر حرکت وسکون اور ہر قول وفعل کو بہت سنجیدگی سے دیکھتا اور اسی کے مطابق ڈھلتا ہے۔ قربان جایئے ہمارے آقا ومولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے اپنی امت کے لئے تربیت اولاد کا سامان اس وقت سے کیا جبکہ ابھی بچے کا کوئی وجود بھی نہیں ہوتا۔ اور آپ نے اپنی امت کو حکم دیا کہ دیکھو اگر نیک اور صالح اولاد چاہتے ہو تو نیک اور صالح عورت کا انتخاب کرنا ہوگا۔

پھر آپ نے زن وشو کے مخصوص تعلق کے وقت میاں بیوی دونوں کو یہ دعا مانگنے کی ہدایت فرمائی کہ:-

☆......اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

کہ اے اللہ نہ صرف ہمیں شیطانی خیال اور اعمال سے محفوظ رکھ بلکہ جو تو ہمیں اولاد عطا فرما اسے بھی مسِّ شیطان سے پاک رکھیو۔

سامعین! عموماً میاں بیوی کے خلوت کے وقت شہوات نفسانیہ کا ایک زور ہوتا ہے ایسے وقت میں بھی اگر زوجین اللہ جل شانہ کی ذات پاک صفات کو فراموش نہیں کرتے اور اسے یاد کر کے اس سے نیک اور صالح اولاد کے طلبگار ہوتے ہیں تو لازماً ان کی اولاد ان کے اس نیک اور پاکیزہ جذبات اور دعاؤں سے حصہ لیتی ہے۔

(2)......بچوں کو پاکیزگی کی تعلیم اور پاک اور حلال کھانے کی نصیحت::

بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف تو اُس کی ذہنی اور قلبی پاکیزگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کے کانوں میں اذان اور تکبیر کی سنت جاری فرمائی اور ابتداء سے ہی جس ماحول میں وہ پرورش پا رہا ہے اس گھر کو پاکیزہ رکھنے، اس کے لباس کو پاک رکھنے اور اس کی غذا کو پاک رکھنے کا حکم دیا کیونکہ اللہ جل شانہ نے قرآن کریم میں پاکیزگی پر بہت زور دیا ہے جیسا کہ فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ (بقرہ آیت ۲۲۳) نیز فرمایا وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ (مدثر آیت ۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:- تَنَظَّفُوْا فَاِنَّ الْاِسْلَامَ نَظِیْفٌ کہ پاکیزگی اختیار کرو کیونکہ اسلام پاکیزہ مذہب ہے اور پاکیزگی کا حکم دیتا ہے۔ حضور کا عملی نمونہ بھی ہمارے سامنے یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ کو مدینہ سے باہر ایک دایہ کے پاس رکھا تو جب حضور اپنے بچے کو ملنے کے لئے جاتے تو حضور اس کو پیار کرتے اور سونگھتے (مسلم) اس سے صاف ظاہر ہے آپ معلوم کرتے تھے کہ بچہ کو پاکیزہ رکھا گیا ہے کہ نہیں۔

انسانی صحت، قویٰ کی نشوونما، اور غذا کا اخلاق سے بہت گہرا تعلق ہے آج کل کے ترقی یافتہ سائنسی دور میں متوازن غذا پر بہت زور دیا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا کہ اس کے بغیر انسان کے جملہ قویٰ کی صحیح نشوونما نہیں ہو سکتی۔ آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہی تعلیم دی کہ غذا کے سلسلہ میں صرف حلال کا انتخاب نہیں کرنا بلکہ حلال

کے ساتھ طیب کا بھی خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔اور طیب کے معنی یہ ہیں کہ ایسی چیز یا ایسی غذا جو انسانی جسم کے بالکل مناسب حال ہو اور۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ایک ہی قسم کی غذا مختلف علاقوں اور مختلف حالات میں فائدہ مند نہیں ہوسکتی اس لئے اس کے انفرادی حالات کے لحاظ سے ہر شخص کی غذا کی نوعیت و ضرورت بدلتی چلی جائیگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

یٰاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلاً طَیِّباً وَّلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُم عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (بقرہ آیت ۲۹)

یعنی اے لوگو جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے جو حلال اور پاکیزہ ہے اسے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ یقیناً تمھارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری میں یہ روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کے بیٹے حسن نے صدقہ کا ایک کھجور منہ میں ڈالی تو حضور نے فرمایا:-

"چھی چھی تم جانتے نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے" (بخاری کتاب الجھاد باب من تکلم بالفارسیۃ والرطانۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روایت کے مطابق اپنے نواسے کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور نکال لی۔

(3)......بچوں کی تربیت بچپن سے ہی ہونی چاہئے

سامعین! تربیت اولاد کے ضمن میں ایک بہت بڑی ذمہ داری والدین کی یہ ہے کہ وہ بچپن سے ہی بچوں کی تربیت کی طرف توجہ کریں۔ کھانے پینے کے اور دیگر تمام آداب اخلاق بچوں کو بچپن سے ہی سکھانے ضروری ہیں۔ یہ خیال کرنا کہ جب یہ بڑے ہو کر سمجھدار ہو جائیں گے تو خود ہی سیکھ لیں گے بڑی ں ہوگی۔

بخاری کِتَابُ الْاَطْعِمَۃ میں یہ حدیث درج ہے حضرت عَمْرو بن ابی سلمہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں ئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہتا تھا کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ تھالی میں پھرتی سے ادھر ادھر گھومتا تھا حضور نے میری اس عادت کو دیکھکر فرمایا:

"اے بچے! کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ اس وقت سے لیکر میں ہمیشہ حضور کی اس نصیحت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں"

(بخاری کتاب الاطعمہ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین)

ابو رافع بن عَمْرو الغفاری کے چچا سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں ابھی بچہ ہی تھا تو انصار کی کھجوروں پر پتھر مار مار کر پھل گرایا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یہاں ایک لڑکا ہے جو ہماری کھجوروں کو پتھر مارتا ہے اور پھل گراتا ہے۔ چنانچہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے لڑکے تو کیوں کھجوروں کو پتھر مارتا ہے؟ میں نے عرض کیا تا کہ میں کھجوریں کھا سکوں فرمایا آئندہ کھجور کے درخت کو پتھر نہیں مارنا ہاں جو پھل گر جائے اسے کھالیا کر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر (پیار سے) ہاتھ پھیرا اور دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اشْفِ بَطْنَہٗ کہ اے اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔ اسکا پیٹ بھر دے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 31 مطبوعہ بیروت)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ لیتے ہیں اور قویٰ کے نشو نما کی عمر ہونے کے باعث دلنشین ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہوسکتے۔ مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔ (ملفوظات جلد اول)

سامعین! ہمارے پیارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو جب کبھی کوئی موقع تربیت کا ملتا آپ اسے ہاتھ سے جانے نہ دیتے اور کیونکر جانے دیتے آپ تو معلم الاخلاق تھے، ساری دنیا کو اخلاق سکھانے آئے تھے اور اللہ جل شانہ کی طرف سے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا سند یافتہ تھے۔ سامعین! ایک اور حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے اندازہ ہوگا کہ آپ بچوں کی تربیت کس رنگ میں فرماتے تھے۔ بخاری اور مسلم دونوں میں یہ حدیث درج ہے:-

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے اور آپ نے انہیں سلام کیا۔

سامعین! بادیٔ النظر میں تو یہ بہت معمولی بات ہے لیکن ایک عقلمند کو اس حدیث کی گہرائی میں اترے بغیر اس سے واپس نہیں ہونا چاہئے۔ بچوں کی تربیت کا یہ بہت دلنشین انداز ہے۔ اگر بڑے بچوں کو سلام کرنا شروع کر دیں تو پھر بچے خود بخود بڑوں کو سلام میں پہل کرنے لگیں گے۔ اور اس طرح پورا معاشرہ "افشوا السلام" کا جیتا جاگتا نمونہ بن جائے گا۔

(4)......بچوں کا اچھا اور معنی خیز نام رکھنا چاہئے

بخاری کی ایک حدیث ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں:-

"میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو میں اسے لیکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا۔ پھر اسے کھجور کی گھٹی دی اور اس کے لئے خیر و برکت کی دعا کی" (بخاری کتاب العقیقہ)

آنحضرت ﷺ تفاؤل کے طور پر بچوں کے اچھے اور معنی خیز نام رکھتے تھے جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کا نام ایک عظیم الشان نبی کے نام پر رکھا کیونکہ بچہ بسا اوقات بڑا ہو کر اپنے نام کے مطابق بنتا ہے۔ لیکن آج والدین ناموں کی ظاہری خوبصورتی پر زیادہ زور دیتے ہیں اور اس کے مطالب کی انہیں کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ ہمیں چاہئے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق بچوں کے اچھے اور معنی خیز نام رکھیں۔

حضرت ابو سعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:-

☆......آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس کے یہاں بھی کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے اچھی تربیت کرے اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے اگر وہ بچہ بالغ ہو جاتا ہے اور وہ اس کی شادی نہیں کرتا اور بچہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔

مسلم کی ایک حدیث ہے:-

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چھوٹے بچوں کو لایا جاتا تھا تو آپ ان کے لئے برکت کی دعا کرتے اور ان کو گھٹی دیا کرتے تھے۔

(5)......بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آنا چاہئے::

بچوں کا ادب اور ان کی عزت کرنا نہایت ضروری ہے۔ جو والدین اپنے بچوں کے ساتھ عزت سے پیش نہیں آتے اور ان سے عزت سے مخاطب نہیں ہوتے ایسے بچے اپنے والدین کی عزت و احترام کا خیال نہیں رکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچوں کا بہت ہی ادب و احترام کیا کرتے تھے اس تعلق میں آپ کا عدیم المثال نمونہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل و صورت، چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب کبھی حضور سے ملنے آتیں تو حضور ان کے لئے کھڑے ہو جاتے انکے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے، اپنے پاس بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور ملنے کے لئے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضور کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بٹھاتیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی القیام)

سامعین! آنحضرت ﷺ نے ہر ماں باپ کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنی اولاد کے ساتھ عزت سے پیش آئیں اور ان کا ادب و احترم کریں تا کہ وہ ادب اور اخلاق سیکھتے ہوئے بڑے ہوں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ (ابن ماجہ ابواب الادب بابُ بِرّ الوالد)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر (بچوں سے) بے عزتی کے ساتھ تُو کر کے تُو تکار کی باتیں کریں تو اس بچے کی تربیت پھر ہمیشہ خراب ہوتی ہے۔ بچپن سے اس کے دل میں ماں باپ کی عزت باقی نہیں رہتی۔ یو پی وغیرہ میں تو رواج ہے کہ وہ بچے کو آپ کر کے مخاطب کرتے ہیں۔ تو اگر آپ کر کے مخاطب کر سکیں تو یہ بھی اچھی عادت ہے۔ بچے کا ادب کریں تو بچہ ماں باپ کا ادب کرتا ہے اگر ادب نہ سکھائیں تو پھر بچہ بے ادب کے طور پر بڑا ہوتا ہے اور بڑے ہو کر بھی پھر ماں باپ کا ادب نہیں کرتا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔"

درخواست دُعا

خاکسار کی اہلیہ امید سے ہے صالح نرینہ اولاد ہونے اور روزی میں برکت ہونے نیز دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (عبید الرحمن کیرنگ اڑیسہ)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق فاضلہ کے آئینہ میں

(تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقف جدید و ناظم دار القضاء بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 1975ء)

سیرت راست ہمچو سروِ چمن
خوئے خوش ہمچو یاسمین دمن
سیرت پاک چوں گل وریحان
پُر زِ خوشبوئے راستی دل و جاں

(درِ مکنون صفحہ:122)

ترجمہ (۱) آپؐ کی سیرت باغ کے سرو کی مانند سیدھی ہے اور آپکی پسندیدہ خوبیاں یاسمین وسمن کی مانند ہیں۔

(۲) آپؐ کی پاک سیرت گل وریحان کی مانند ہے اور آپؐ کا دل اور جان راستی کی خوشبو سے پُر ہیں۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی کا جہاں ذکر کیا جارہا ہو۔ اُس مجلس کے آداب ہیں اور یہ مسئلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ہستی عزّ اسمہ وجلّ شانہٗ کے بعد یہی ہستی ہے جسکی تعظیم ہر فرد بشر کے لئے لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کے عارفوں نے اس بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے۔ کسی کا یہ شعر اسی بارہ میں ہے۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن ہزار بے ادبی ست

اور غالبؔ کا یہ شعر بھی کسی اور وجود کو اتنا زیب نہیں دیتا جتنا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لئے موزون ہے۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

یہ تو شعرا کی شاعرانہ عقیدت ہے بات وہی سچ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

او چہ میدارد بمدحِ کس نیاز
مدح او خود فخر ہر مدحت گرے

یعنی اُسے کسی کی مدح وثنا کی کیا حاجت ہے۔ اُس کی مدح وثنا ہر مدحت گر کے لئے باعث فخر ہے۔

حضور اپنی معرکۃ الآرا کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:-

اتقوا اللّٰہ یا اخوانی وعند ذکر رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم تادّبوا واخفضوا اجنا حکم فی حضرتہ وَلَاتشمخوا (آئینہ کمالات اسلام صفحہ:۹)

یعنی اے میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو رہا ہو تو تہذیب اور آداب کو ملحوظ رکھو۔ آپؐ کی جناب میں وقار کو ہاتھ سے نہ جانے دو اور تکبر سے کام نہ لو۔ اِسی طرح آدم زاد تو الگ رہے خود خدا تعالیٰ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اور اُس کے ملائکہ بھی اور اُس کا اپنے بندوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ فرماتا ہے:- اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(الاحزاب:۷)

اللہ (تعالیٰ) یقیناً اِس نبی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اُس کے فرشتے بھی (یقیناً اُس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ پس) اے مومنو! تم بھی اِس نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے اور اُن کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو (اور خوب جوش وخروش سے) اُن کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔"

اِس ارشاد خداوندی کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تلقین فرماتے ہیں۔ کہ "درود شریف پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے نبی کریمؐ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اِس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت، راستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے۔ وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اِس شخص کے وجود کی ایک جز ہو جاتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اِس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ کبھی ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اس غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔"

(الحکم ۵ مئی ۱۸۹۹ء صفحہ:۷)

اِن ارشادات کی روشنی میں ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہ مختصر سی نشست ہمارے لئے کس قدر روحانی برکات کا سامان رکھتی ہے۔ لہٰذا تعلیم ربانی کے مطابق ہمیں بھی حضور نبی اکرمؐ پر درود وسلام بھیجنے اور کمال محویت سے حضور کا ذکر مبارک سننے میں مشغول رہنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اِس روحانی مجلس سے کما ینبغی روحانی فیوض حاصل کرنیکی توفیق بخشے۔ آمین۔

سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

آفتابِ ہر زمین و ہر زمان
رہبر ہر اسود و ہر احمرے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِس شان کے نبی ہیں۔ جنکی سیرت کسی انسانی کاوش کی محتاج نہیں۔ خود خدا تعالیٰ نے آپکی سیرت کو قرآن مجید میں شرح و بسط کے ساتھ ہمیشہ کے لئے محفوظ فرما دیا ہے۔ مگر اِسے ہر شخص اپنے اپنے ظرف کے مطابق سمجھ سکتا ہے۔ یوں تو اُن لوگوں نے بھی اِس سیرت پاک کو اپنے ہاتھوں سے محفوظ کیا ہے جن میں حضور مبعوث ہوئے اور جن میں حضور نے اپنی زندگی کے بابرکت ایام گذارے اور جو آپکی تعلیم، صحبت اور دعاؤں سے آپکے سراپائے اطہر و اقدس کی تصویریں بن گئے تھے۔ مگر حضور کے مقام محمدیت کے احسن و انسب اظہار کے لئے احمد کا ہونا ضروری تھا تاکہ وہ اپنی رویت اصفیٰ اور اپنے صاحب حال ہونے کے کمال تام سے آپؐ کے وجود باجود کو سب انسانوں سے بہتر رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنے۔ جیسا کہ حضرت احمد القادیانی علیہ السلام نے یہ اظہار فرمایا ہے۔

آدمی زاد تو چیز کیا فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

چنانچہ یہ موعود احمد اسی قادیان سے ظاہر ہوا اور اُس نے آج سے ۹۰ سال پہلے روح القدس سے تائید یافتہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں اسی خصوص میں فرمایا ہے۔

آں یکے جوید حدیثِ پاک تو از زید و عمرو
وآں دگر از خود دہانت بشنود بے انتظار

ترجمہ:- "ایک شخص تو زید و عمرو سے تیری پاک باتوں کا جویاں ہے اور دوسرا شخص خود تیرے منہ سے بغیر انتظار کئے باتیں سنتا ہے۔"

خدا تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اِس بروزِ کامل میں کمال یگانگت کی وجہ سے بُعدِ زمانہ کا حجاب اُٹھا دیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن عالمتاب حضرت احمد القادیانی علیہ السلام کے قلب اطہر پر پوری کیفیت اور کمیت سے منعکس ہوا۔ جس کے باعث آپ کا سَراپا حضور کے عشق میں فنافی الرسول کے مرتبے پر پہنچ کر اور آپ کا ظل کامل بن کر باذنہٖ داعی الی اللہ کے منصب پر فائز ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے ہاتھ پر تیار ہونے والی جماعت کو بھی قرآن اور حدیث نے صحابہؓ کا مثیل قرار دیا۔ آج کی تقریر میں خاکسار نے اسی احمد القادیانی علیہ السلام جن کو خدا تعالیٰ نے منصب کے لحاظ سے مسیح موعود و مہدی معہود قرار دیا ہے اور جن پر خدا تعالیٰ نے حقائق و معارف بذریعہ الہام منکشف فرمائے ہیں یا اُن کا حضور کو خاص علم عطا فرمایا ہے۔ حضور ہی کے مبارک الفاظ میں پیش کئے ہیں اور اِن کے ساتھ چند اقتبا[illegible] اُن کے فرزند دلبند گرامی ارجمند حضرت [illegible] کے اِفادات سے پیش کئے ہیں جو حسن وا[illegible] میں اپنے والدِ بزرگوار کے نظیر تھے... جن کو۔ خدا تعالیٰ نے حسب وعدہ ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا تھا (منہ)۔ اور اس طرح سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بشکل چند منتخب نقوش رعایت وقت کے مدنظر ہدیۂ سامعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ قبل اِس کے کہ خاکسار حضور کے ارشادات کو پیش کرے خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان و یقین کی کیفیت کو حضور کے الفاظ میں پیش کرنا مناسب سمجھتا ہے تاکہ سامعین کرام کو اندازہ ہو سکے کہ ایسے شخص کے بیان کی کیا شان ہے اور یہ کہ اُسے دوسرے انسانوں پر کیا تفوق حاصل ہے اور کیوں حاصل ہے اور یہ کہ ایسے وجود کی بیان کردہ سیرت اپنے اندر مُردہ روحوں کے لئے حیاتِ جاودانی کا کتنا بیش قیمت خزانہ رکھتی ہے۔ کیونکہ اِس کے

جذب و اثر نے لاکھوں روحوں کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِس پُر آشوب زمانہ میں عاشقِ صادق بنا دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جسقدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اِس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلّہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلّہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلّہ بھاری ہوگا۔‘‘

(کرامات الصادقین صفحہ:۲۵)

اسمائے محمدؐ اور احمدؐ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اولیت کا مقام حاصل ہے

حضورؑ اپنی کتاب نجم الھدیٰ میں فرماتے ہیں۔ رسول اُمّی پر درود و سلام ہو جس کا نام محمد اور احمد ہے۔ یہ دونوں نام وہ ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تو سب سے اول یہی دو نام پیش ہوئے تھے۔ کیونکہ اِس دنیا کی پیدائش میں یہی دو نام علّت غائی ہیں اور خدا تعالیٰ کے علم میں یہی اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ اِن دو ناموں کے تمام انبیا علیہم السلام سے اوّل درجہ پر ہیں۔‘‘ (ترجمہ عبارت نجم الہدیٰ)

انہیں دونوں اسماء میں فرشتوں کے استفسار کا تسلی بخش جواب موجود ہے (ناقل)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ اور بے مثال نور

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد۔ ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اُس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب۔ اُسکے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی اُن لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ۱۶۰-۱۶۲)

حضور کا بے نظیر بچپن

درختے کہ نکوست از بہارش پیداست

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپکے بے نظیر بچپن کے بارہ میں اپنی قلبی کیفیت اور حضور کے بچپن کے ایک واقعہ سے جو ایمان افروز نکتہ اخذ فرمایا ہے۔ اسے حضور ہی کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

’’آپکی زندگی کا ایک واقعہ ایسا ہے جو ہمیشہ ہی میرے قلب کو مضطرب کر دیا کرتا ہے۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ آپؐ کے چچا کے گھر میں جب کھانا تقسیم ہوتا تھا تو آپ کبھی بڑھکر مانگا نہیں کرتے تھے۔ باقی بچے لڑ، جھگڑ کر مانگتے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف خاموش کھڑے رہتے۔ اور جب آپ کی چچی آپ کو کچھ دیتی تو آپ لے لیتے۔ خود مانگ کر نہیں لیتے تھے۔ بالعموم اِس واقعہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقار اور آپکی متانت کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔ مگر میں تو جب بھی اِس واقعہ کو پڑھتا ہوں۔ میری طبیعت رقت کے جذبات کے انتہائی مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ نہیں تھا۔ بلکہ بچپن کا زمانہ تھا اور آپؐ زیادہ سے زیادہ اُس وقت آٹھ نو سال کی عمر کے تھے۔ اور آٹھ نو سالہ بچے کے متعلق یہ ثابت کرنا کوئی ضروری نہیں ہوتا کہ وہ بڑا باوقار تھا۔ خواہ آئندہ چل کر وہ نبی ہی بننے والا کیوں نہ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں۔ ’’اَلصَّبِیُّ صَبِیٌّ ولو کان نبیٌّ‘‘ کہ بچہ بچہ ہی ہے۔ خواہ آئندہ زمانے میں وہ نبی بننے والا ہو۔ میری طبیعت تو یہ واقعہ پڑھکر اس خیال سے بے تاب ہو جاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِس بچپن کی عمر میں بوجہ اپنی ذہانت اور سمجھ کے (بعض بچے جو ذہین نہیں ہوتے وہ چچی اور ماں کا فرق کوئی زیادہ نہیں سمجھتے اور وہ چچی سے بھی لڑ جھگڑ کر چیزیں مانگ لیتے ہیں جس طرح ماں سے مانگی جاتی ہیں۔ مگر یہ محبت کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن کی عقل کی کمی کا نتیجہ ہوتا ہے) یہ محسوس کرتے تھے کہ میں اِس گھر سے بطور حق کچھ نہیں مانگ سکتا۔ مجھ پر تو میرے چچا اور چچی کا یہ احسان ہے کہ اُنہوں نے محبت اور پیار سے مجھے اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ پس کبھی بھی اِس واقعہ کو پڑھتے ہوئے میں بغیر اس کے کہ رقت مجھ پر غلبہ نہ پالے۔ آگے نہیں گذر سکتا اور میں ہمیشہ سوچتا ہوں کہ اُس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں کیا جذبات پیدا ہوتے ہوں گے۔ بعض دفعہ آپ کے چچا بھی موجود ہوتے اور چچا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت تھی وہ ایسی تھی کہ باپ کی طرح ہی تھی۔ اِسی وجہ سے بعض دفعہ ابو طالب جب گھر میں آتے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عام بچوں سے الگ ایک طرف کھڑے دیکھتے اور یہ بھی دیکھتے باقی بچے شور کر رہے ہیں اور لڑ جھگڑ کر چیزیں لے رہے ہیں۔ مثلاً مٹھائی تقسیم ہو رہی ہے۔ تو ایک کہتا ہے کہ میں مٹھائی کی ایک ڈلی نہیں۔ دو ڈلیاں لونگا۔ دوسرا کہتا ہے اماں مجھے تو۔ تو نے کچھ بھی نہیں دیا۔ اسی طرح ہر بچہ اپنا اپنا حق جتا کر چیز کا مطالبہ کر رہا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونہ میں خاموش بیٹھے ہوتے ہیں۔ تو ابو طالب اُنکو بازو سے پکڑ لیتے اور کہتے۔ تو یہاں کیوں خاموش بیٹھا ہے پھر وہ آپکو لا کر اپنی بیوی کے پاس کھڑا کر دیتے اور کہتے تو بھی اپنی چچی سے چمٹ جا اور اُس سے مانگ۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ چمٹتے اور نہ کچھ مانگتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دراصل انہیں جذبات کا نتیجہ تھی کہ آپ سمجھتے تھے میرا اِس گھر پر کوئی حق نہیں اور جو کچھ مجھے ملتا ہے بطور احسان ملتا ہے۔ مجھ پر یہ نکتہ اُس وقت کھلا جب میری بیوی سارہ بیگمؓ فوت ہوئیں۔ اُس وقت اخبار میں جو میں نے مضمون شائع کرایا تھا۔ اُس میں بھی اِس واقعہ کا ذکر کر دیا تھا۔ سارہ بیگمؓ کی بچی کی جوتی ایک دفعہ پھٹ گئی۔ جس گھر میں میں نے اُسے رکھا تھا انہوں نے نوکر کو کہا کہ بازار سے جا کر اِس بچی کے لئے بوٹ لے آؤ۔ چار پانچ سال اُس کی عمر تھی۔ وہ بوٹ لایا۔ میں اُس وقت صحن میں ایک طرف کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اُس نے بوٹوں کے جوڑے اپنی گود میں لے لئے اور خوشی سے کودی اور کہا آہا۔ میرے بوٹ آگئے۔ میرے بوٹ آگئے۔ مگر پھر میں نے دیکھا کہ یکدم اُس کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اُس نے زمین پر بوٹ رکھ دئے اور حیران ہو کر کھڑی ہو گئی اور بے اختیار اُس کی زباں سے نکلا۔ ’’ہائے اللہ‘‘ اب میں یہ بوٹ دکھاؤں کِسے۔‘‘

تب میرے لئے یہ امر حل ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علیحدہ بیٹھنا بھی اِسی قسم کا تھا۔ یہ بچی ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئی تھی۔ اور ۱۹۳۳ء کا یہ واقعہ ہے ایک چار سال کے بچے کے منہ سے یہ فقرہ مجھے عجیب قسم کا معلوم ہوا۔ کہ حیران ہو کر اُس نے بوٹ زمین پر رکھ دئے اور کہا۔ ہائے اللہ اب میں بوٹ دکھاؤں کِسے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو علیحدہ بیٹھنا تھا وہ بھی اِسی رنگ کا تھا۔ اب یہ جذبات خواہ کتنے ہی بے چین کرنے والے ہوں۔ اگر کوئی شخص اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کے لئے خرچ کر دیتا ہے تو پھر یہی غم کے جذبات جو دراصل کمزوری کے جذبات ہیں۔ اُسے کہیں کا کہیں پہنچا دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک طرف اُس بچے کو دیکھو جو صحن کے ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا ہے سارے بچے اس کے پاس سے کودتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔ اور اپنی والدہ کے پاس پہنچکر کوئی اُس کے کندھے پر چڑھ جاتا ہے۔ کوئی اُس کے دامن سے لپٹ جاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ اماں میں فلاں چیز ایک نہیں دو لوں گا۔ کوئی کہتا۔ فلاں کو کیوں زیادہ دیا۔ میں بھی اُتنا ہی لونگا۔ غرض کوئی کچھ کہہ رہا ہے اور کوئی کچھ۔ مگر وہ ایک گوشہ میں خاموش بیٹھا ہے۔ سارے کا خیال اُس کے دل میں نہیں آتا۔ اُس کے دل میں آدھے کا خیال بھی نہیں آتا۔ اُس کے دل میں چوتھے حصے کا خیال بھی نہیں آتا۔ اُس کے دل میں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ وہ بیسویں حصہ کا حقدار ہے۔ بلکہ اُس کے دل میں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ میری چچی مجھے کچھ دیتی ہے یا نہیں۔ باقی تمام بچے چمٹ چمٹ کر مانگتے ہیں۔ اصرار کر کے مانگتے ہیں۔ مگر وہ ایک گوشہ میں کھڑے یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا میں میرا حصہ ہے ہی نہیں۔ میں اگر مانگوں تو کیوں مانگوں اور اگر مانگوں تو کس سے مانگوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی بسر کرنے کے بعد وہی بے کس اور یتیم جب فوت ہوتا ہے۔ تو دنیا میں اُس کے سوا کسی اور کا حصہ باقی نہیں رہتا۔ ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے۔ اور دنیا ہی نہیں خالقِ کون و مکان بھی کہتا ہے کہ لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ‘‘ (اللھم صل علی محمد و ال محمد و بارک وسلم انک حمید مجید)‘‘

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ: ۴۴۵ تا ۴۴۷)

☆

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک

از مکرم محمد یوسف انور صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

آقائے نامدار سید الکونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ جل شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:108)

یعنی اے محمد مصطفیٰ ﷺ ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

روایات کے مطابق دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں لیکن کسی بھی نبی کے لئے

'لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ'

کے الفاظ نہیں آئے نہ ہی کوئی اور نبی ساری دنیا کے لئے مبعوث کیا گیا نہ ہی کسی نبی کے حالات و واقعات اس طرح واضح اور روشن ہیں جس طرح ہمارے پیارے آقا آنحضرت ﷺ کے ہیں۔

آنحضرت ﷺ ایک ایسے ضلالت و گمراہی کے دور میں مبعوث ہوئے جس کا نقشہ یوں کھینچا گیا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کہ خشکی اور تری ساری جگہ فساد سے بھری پڑی تھی لیکن آپ نے آکر عرب کی کایا پلٹ دی اور ان وحشیوں اور درندوں کو خدا نما انسان بنایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ۔

أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

ترجمہ:: اے محمد ﷺ تو نے تو صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوے سے زندہ کر دیا یہ جو تیری شان ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔

آپ کا وجود سراپا رحمت تھا۔ آپ کی زندگی نہایت پاکیزہ تھی۔ آپ مقام نبوت عطا ہونے سے قبل صدوق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ ایک انسان اپنے رشتہ داروں عزیزوں تعلق داروں اور دوستوں سے تو حسنِ سلوک کرتا ہے مگر کسی دشمن سے اور ظالم دشمن سے شاید ہی کوئی حسن سلوک کرے مگر قربان جائیں ہم پیارے آقا رحمۃ للعالمین پر کہ آپ کا حسن سلوک رب العلمین کی خلقت میں دشمنوں اور ظالم دشمنوں تک کے لئے اس قدر وسیع اور عام ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ آپ کے ساتھ دشمنوں نے جو برتاؤ کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہزاروں تکالیف سے آپ کو گزرنا پڑا۔ ایسے ایسے مظالم آپ پر اور آپ کے ماننے والوں پر روا رکھے گئے کہ جس سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آج تک دنیا میں کسی بھی نبی اور اس کے ماننے والوں کو اس قدر تکالیف نہیں دی گئیں لیکن اس کے باوجود آنحضرت ﷺ نے اپنے دشمنوں سے جو حسن سلوک کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

☆ صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے مشرکین مکہ سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ مدینہ سے کوئی شخص مسلمان ہو کر حضور کے پاس پہنچے گا تو اسے واپس کیا جائے گا اگر کوئی مسلمان مدینہ سے واپس مکہ چلا جائے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ یہ شرط مسلمانوں کو اس لئے سخت ناگوار تھی کہ بہت سے اسلام قبول کرنے والے مسلمانوں کو مکہ میں دکھ دیا جاتا تھا اور وہ مجبور تھے کہ مکہ سے ہجرت کر کے حضور ﷺ کے پاس مدینہ آجائیں۔ ایسے ہی لوگوں میں ابو جندل بھی شامل تھے جن کو مکہ میں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے سخت دکھ دیا جاتا تھا وہ مدینہ آگئے تھے۔ حضور ﷺ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے دشمن قوم سے بھی معاہدہ کی اس حد تک پابندی اختیار کی کہ ابو جندل کو واپس مکہ بھجوا دیا۔

☆ فتح خیبر کے موقع پر مفتوح یہودیوں نے درخواست کی ہمیں یہاں سے بے دخل نہ کیا جائے ہم نصف پیداوار مسلمانوں کے حوالہ کر دیں گے۔ حضور نے ان کی درخواست کو قبول فرمالیا۔

☆ تاریخ میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک یہودی آیا۔ رات کو آنحضرت ﷺ نے اس کی خوب مہمان نوازی کی اور پھر رات کو سونے کے لئے بستر عطا فرمایا۔ اس نے دشمنی اور عداوت کی وجہ سے اسی بستر پر پاخانہ پھر دیا اور علی الصبح اٹھ کر چلا گیا مگر جاتے وقت وہ اپنی کوئی چیز بھول گیا۔ آنحضرت ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا پانی لاؤ میں خود دھوؤں گا پانی لایا گیا اور آپ نے بستر کو دھونا شروع کیا اسی دوران یہودی اپنی بھولی ہوئی چیز لینے آگیا، کیا دیکھتا ہے کہ حضور خود بستر دھو رہے ہیں اور خادمہ جس نے پانی لایا تھا اس کو کہہ رہے کہ چپ چپ گالیاں مت دو اگر یہ بات پھیل گئی تو وہ شخص شرمندہ ہوگا اس بات کا یہودی پر اتنا اثر ہوا کہ اسی وقت مسلمان ہوگیا۔

☆ ایک یہودی عورت نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کی اور اس نے گوشت میں زہر ملا دیا آپ نے ابھی ایک ہی لقمہ کھایا تھا کہ آپ کو وحی ہوئی کہ اس میں زہر ہے اس گوشت کو کھا کر ایک صحابی شہید بھی ہوگئے آپ نے اس وقت اس عورت کو طلب فرمایا اور کہا کہ اس میں زہر ہے۔ اس بوڑھیا نے اقرار کر لیا اور کہا کہ بے شک میری نیت آپ کو قتل کرنے کی تھی۔ آپ نے فرمایا مگر خدا کی منشا نہ تھی کہ تیری آرزو پوری ہو۔ صحابہ نے اسے قتل کرنا چاہا مگر آپؐ نے منع فرمایا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اس ناپسندیدہ فعل پر کس نے آمادہ کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میری قوم سے آپ کی لڑائی ہوتی تھی۔ میرے دل میں آیا کہ ان کو زہر دیتی ہوں اگر واقعہ میں یہ نبی ہوئے تو بچ جائیں گے ورنہ ان سے ہمیں نجات حاصل ہو جائے گی۔ آنحضرت ﷺ نے جب اس کی یہ بات سنی تو اسے معاف کر دیا۔

☆ ایک موقعہ پر جب حضور ﷺ ایک قومی چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں یہودیوں کے مشہور قبیلہ بنو نضیر کے محلہ میں تشریف لے گئے تو بنو نضیر نے آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے ایک دیوار کے نیچے بٹھا دیا اور ابن حجاش ملعون نامی یہودی کو اشارہ کیا کہ اوپر سے حضور اکرم ﷺ پر ایک بڑا بھاری پتھر دھکیل دے رب کریم نے وحی کے ذریعہ اپنے رسول کریم ﷺ کو اس سے مطلع کر دیا چنانچہ آپ فوراً وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ بنو نضیر کے اس عمداً قتل کے جرم کی سزا تو قتل ہونی چاہئے تھی مگر قربان جائیں رحمۃ للعالمین ﷺ پر کہ آپ نے انہیں صرف یہ سزا دی کہ وہ فی الفور اپنے جان و مال کے ساتھ مدینہ طیبہ کو خالی کر کے خیبر جلا وطن ہو جائیں۔ اللہ اللہ جان لیوا دشمنوں کے ساتھ یہ سلوک یقیناً تاریخ میں اس عفو کی مثال نہیں ملتی۔

☆ جنگ خیبر میں ابھی محاصرہ جاری تھا کہ ایک یہودی رئیس کا گلہ بان جو اس کی بکریاں چرایا کرتا تھا مسلمان ہوگا۔ مسلمان ہونے کے بعد اس نے کہا یا رسول اللہ اب میں ان لوگوں کے پاس تو نہیں جا سکتا اور یہ بکریاں اس یہودی رئیس کی امانت ہیں۔ اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر دو اور ان کو پیچھے سے ہانک دو۔ خدا تعالیٰ خود بخود ان کو مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعے کے پاس چلی گئیں جہاں سے قلعہ والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ دشمنوں سے امانت و دیانت کا سلوک کرتے تھے اور امانت و دیانت کی سب سے بلند چوٹی پر فائز تھے۔

☆ آنحضرت ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے راستے میں آرام کے لئے آپ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ صحابہ پھیلے ہوئے درختوں کے سایہ میں چلے گئے آپ بھی تھکے ہوئے تھے تنہا ایک درخت کے سایہ میں لیٹے اور سو گئے تلوار ایک درخت کی شاخ سے لٹکا دی۔ ایک کافر تعاقب میں تھا وہاں سے گزرا تو اس نے دیکھا کہ یہ اچھا موقعہ ہے اس نے آپ کی تلوار اتاری اور آپ کو جگایا اور پوچھا کہ اے محمد! تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے آنحضرت ﷺ نے پورے اطمینان سے کہا کہ "اللہ" وہ کافر غیر متوقع جواب سن کر چکرا گیا اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی آپؐ نے بڑھ کر تلوار اٹھالی اور پوچھا بتاؤ اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے کہا آپ ہی رحم کریں۔ آپؐ نے کہا کم بخت اب بھی تجھے سبق نہیں آیا اب تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا۔ جاؤ میں کسی سے بدلہ لینے کا عادی نہیں ہوں۔ کہتے ہیں اس واقعہ سے متاثر ہو کر بعد میں وہ مسلمان ہوگیا۔

☆ ایک مرتبہ آپ کچھ رقم تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک نصرانی بول اٹھا اس تقسیم کے لئے خدا کی مرضی یوں نہ تھی۔ کسی نے یہ بات آپ سے کر دی آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا مگر ضبط فرمایا اور کہا خدا مغفرت کرے میرے بھائی موسیٰ کی ان کو اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

☆ ایک موقع پر یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے "السَّامُ علیکم" یعنی آپ کو موت آئے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں مطلب سمجھ گئی میں نے جواباً کہا وعلیکم السام واللعنۃ یعنی تم پر بھی موت آئے اور تم پر لعنت ہو رسول کریم ﷺ نے سن کر فرمایا نرمی کرو اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں رفق کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا؟ حضور نے فرمایا میں نے کہہ دیا تھا 'علیکم' یعنی تم پر بس یہ کافی ہے۔

ایک مرتبہ ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کی ادائیگی میں سختی کرتے ہوئے گستاخی کے کلمات کہے اور آپ کے گلے میں چادر ڈال کر بل دیا آنحضرت ﷺ کی رگیں ابھر آئیں حضرت عمر اس موقع پر موجود تھے وہ یہ صورت حال دیکھ کر بے قابو ہو گئے انہوں نے بڑی سختی سے یہودی کو ڈانٹا اور کہا او خبیث یہودی! اگر آنحضرت ﷺ نہ ہوتے تو میں تیرا سر توڑ دیتا یہ سن کر آنحضرت ﷺ حضرت عمرؓ کو نرمی اور ملائمت سے فرمایا تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ اس کو نرمی سے سمجھاتے کیونکہ ابھی اس کے قرض کی ادائیگی کی میعاد میں تین دن باقی ہیں اور تمہیں مجھے یہ کہنا چاہئے تھا کہ قرض وقت پر ادا کرو۔ اس کے بعد حضرت عمر کو حکم دیا کہ میری طرف سے اس کا قرض بے باق کر دو اور بیس صاع کھجور مزید اپنی طرف سے اس سخت کلامی کے تاوان پر ادا کرو۔

☆ کعب بن زہیر جو عرب کا مشہور شاعر تھا اور ہمیشہ آنحضرت ﷺ کی مخالفت میں شعر کہہ کر لوگوں کو اشتعال دلایا کرتا تھا اس کے دل کو خدا نے بدل دیا اسے بھی آپ نے معاف فرما دیا۔ وہ آپ کی مدح میں ایک مشہور قصیدہ "بردہ" لیکر حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا یہ وہی قصیدہ ہے جو "بانت سعاد" کے نام سے مشہور ہے۔

☆ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی ابن سلول ایک ایسا شخص تھا جس نے بہت زیادہ دکھ دیا اور غزوہ بنو مصطلق میں آنحضرت ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کا یہ فقرہ کہا کہ مدینہ جا کر میں جو سب سے زیادہ معزز ہوں سب سے زیادہ ذلیل شخص کو مدینہ سے نکال دوں گا۔ (بخاری) اس گستاخی پر صحابہ کرام نے چاہا کہ اسے قتل کر دیا جائے مگر حضور صلعم نے انہیں اس سزا کی اجازت نہ دی۔ لیکن جب اس شخص کی وفات ہوگئی تو اس کے مخلص بیٹے نے حضور سے جنازہ پڑھنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ میں جنازہ پڑھ دیتا ہوں یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں منافق کا جنازہ پڑھنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ستر بار بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا یہ سن کر سراپا رحمت و شفقت وجود نے فرمایا کہ اس

کے لئے بہتر بار مغفرت کی دعا کروں گا۔ (بخاری)

☆...... حضرت عائشہؓ پر ایک غزوہ میں چند لوگوں نے ایک جھوٹا الزام عائد کیا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورہ نور کی آیات میں حضرت عائشہؓ کی برأت ظاہر فرمادی۔ آنحضرت ﷺ نے نہایت گندہ الزام لگانے والوں کو بھی معاف فرمادیا۔

☆...... صحابی حاطب بن ابی بلتعہ جس نے مکہ پر چڑھائی کرنے کی راز کی بات اپنے رشتہ داروں کو مکہ میں بھجوادی تھی اس پر حضرت عمرؓ اسے قتل کرنا چاہتے تھے مگر حضور نے اسے بھی بدری صحابی یعنی جنگ بدر میں شامل ہونے کی وجہ سے معاف فرمادیا۔

☆...... ایک جنگ میں سفانہ بنت حاتم طائی گرفتار ہوئی۔ حضورؐ کو علم ہوا تو آپ نے اسے رہا کرنے کا حکم دیا۔ اس نے کہا میری قوم کے افراد گرفتار ہیں ان کی رہائی کے بغیر میں رہائی نہیں چاہتی۔ حضور نے اس کی رہائی کے ساتھ حاتم طائی کی سخاوت کا خیال رکھتے ہوئے اس کی قوم کے تمام افراد کو بھی رہا کردیا۔

☆...... سفانہ کے بھائی عدی بن حاتم فتح مکہ کے موقع پر بھاگ کر شام چلا گیا تھا حضورؐ نے اسے بھی معاف فرمادیا۔

☆...... ایک اعرابی نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا لوگ اسے مارنے کے لئے اُٹھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسے جانے دو اور اسکے پیشاب پر پانی بہادو کیونکہ تم نرم گیر بنا کر بھیجے گئے ہو سخت گیر بنا کر نہیں بھیجے گئے۔ (صحیح بخاری)

☆...... حجۃ الوداع کے خطبہ میں ایک لاکھ سے زائد کے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا زمانہ جاہلیت سے لے کر جن باتوں پر قبائل میں باہمی جنگ و جدل چلا آتا ہے میں سب کو معدوم کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے خاندان کے خون اور اپنے چچا کے رقوم قرضہ کو معاف کرتا ہوں۔

☆...... جنگ احزاب کی ذلت آمیز ناکامی کے بعد ابو سفیان نے ایک شخص کو خاصی بڑی رقم کا لالچ دے کر آپؐ کو مدینہ میں چھپ کر ایک خنجر سے ہلاک کروانے کیلئے بھیجا ایک انصاری رئیس اسید بن حضیر نے اسے پکڑ لیا اس نے اپنے گھناؤنے بدارادوں کا اقرار کر کے معافی اور جان بخشی کی درخواست کی۔ ایسے شخص کو بھی حضور نے معاف فرمادیا جو بعد میں حضور کے اس عظیم احسان کو دیکھکر مسلمان ہوگیا۔

☆...... فتح مکہ کے روز گستاخانِ رسول آپ کے سامنے مفتوح حالت میں کھڑے تھے حضور چاہتے تو سب کو قتل کروادیتے مگر رحمۃ للعالمین ﷺ نے سب کو معاف فرمادیا۔ یہ ہے وہ بے نظیر حسن سلوک جو آپؐ نے اپنے شدید مخالفین سے کیا۔

☆...... عکرمہ بن ابو جہل اپنی کرتوتوں کی وجہ سے فتح مکہ کے وقت مکہ سے بھاگ گیا اس کی بیوی روتی ہوئی بارگاہ نبی میں حاضر ہوئی اور اپنے خاوند کے لئے معافی کی خواستگار ہوئی آپ کی وسیع رحمت بھلا عورت کی درخواست کو کیسے رد کرسکتی تھی۔ فوراً معاف کردیا۔

☆...... ابو سفیان کی بیوی ہندہ جس نے جنگ احد میں آپ کے حقیقی چچا حضرت حمزہ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا اسے بھی آپ نے معاف کردیا۔

☆...... آپ نے اس وحشی کو بھی معاف کردیا جس کے ہاتھ سے آپ کے چچا حضرت حمزہ نے جامِ شہادت پیا تھا۔ اسے معاف کرتے وقت آپ نے اتنا فرمایا کہ یہ میرے سامنے نہ آیا کرے اسے دیکھ کر مجھے حضرت حمزہؓ یاد آجاتے ہیں۔

حضرت حمزہ آپ کے وہ عظیم چچا تھے جن کے اسلام قبول کرنے پر پہلی بار خانہ کعبہ کے سایہ میں نماز ادا کی گئی۔ حضرت حمزہؓ دشمنوں کے مقابلہ میں آپؐ کی حفاظت میں ڈھال بن جاتے۔

☆...... ابو سفیان جس نے فتح مکہ سے قبل آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو ہمیشہ دُکھ دیئے اس کو بھی آپ نے نہ صرف معاف فرمایا بلکہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اعلان کرتے ہوئے یہ اعزاز بھی بخشا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ بھی امن پائے گا۔

☆...... اور اس ظالم ہبسار جس نے حضورؐ کی حاملہ بیٹی حضرت زینبؓ کو سواری سے گرادیا جس سے حمل ضائع ہوگیا اور حضور کی بیٹی اس صدمہ سے فوت ہوگئیں اس سفاک اور ظالم ہبسار کو بھی حضورؐ نے معاف فرمادیا۔

آنحضرت ﷺ نے صرف اور صرف توحید کی اشاعت اور اہل طائف کو ضلالت اور گمراہی سے نکال کر ہدایت اور راہِ راست پر لانے کی غرض سے سفر طائف اختیار کیا تھا۔ لیکن اہل طائف نے نہایت ظالمانہ سلوک آپ کے ساتھ کیا۔ آپ پر پتھر برسائے آپ زخم سے نڈھال تھے ایسے میں پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے خدا کے حبیب آج اہل طائف کے ان ظالمانہ کاروائیوں سے خدا سخت غضبناک ہے اور پھر کہا مجھے خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے تا اگر ارشاد ہو تو میں یہ پہلو کے دو پہاڑ ان لوگوں پر پیوست کر کے ان کا خاتمہ کردوں۔ (بخاری)

ایسے موقعہ پر جبکہ انسان لاچار ہو اور زخمی ہونے کی حالت میں پریشان ہو کوئی ظاہری سہارا نہ ہو تو کون ایسا ہوگا کہ غیبی مدد سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھائے گا اور دشمن سے ان کے ظلم کا بدلہ لینے سے باز رہے گا۔ مگر قربان جائیں ہم پیارے آقا پر کہ آپؐ نے فرشتے کو جواب دیا کہ نہیں نہیں اہل طائف کی تباہی و بربادی میرا مقصود و مطلوب نہیں ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کرے گا جو خدا واحد کی پرستش کریں گے (بخاری) آپ نے دعا کی اے اللہ ان کو نیک ہدایت دے کیونکہ یہ نہیں جانتے۔

یہ ہے حسن سلوک اور عفو و درگزر میرے آقا مطاع سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کا اپنے خونخوار دشمنوں کے ساتھ کہ جس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے عاجز ہے۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

آپ کے خطوط آپ کی رائے

جب 1945 میں قادیان میں میونسپل کمیٹی بنی......

اخبار بدر مورخہ 22 اپریل 03 شمارہ 16 میں کالم ''آپ کے خطوط آپ کی رائے'' کے تحت مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب کا خط چھپا ہے جس میں میونسپل انتخابات پر انہوں نے جناب اس تعلق میں تحریر ہے کہ:۔

مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب کی رائے درست نہیں ہے۔ 1947 سے قبل جب 1945 میں قادیان میں میونسپل کمیٹی بنی تو اس وقت واقعی یہی حال تھا کہ قادیان میں احمدیہ جماعت کی غالب اکثریت تھی اور احمدی ممبران جو جماعت نامزد کرتی تھی وہ بلا مقابلہ ہو جاتے تھے۔ اور غیر مسلم ممبر بھی کسی وارڈ میں اتنی تعداد میں نہیں تھے کہ مقابلہ کی صورت پیدا ہوتی ان میں سے بھی ان افراد کے مشورے سے جن کے کاغذات داخل کرائے گئے وہ بلا مقابلہ چن لئے گئے۔ ایک ممبر ہندو بھائیوں میں سے اور ایک ممبر سکھ بھائیوں میں سے تجویز ہوا تھا۔ اور جماعت کی تائید سے چن لیا گیا تھا۔ احمدی ممبران میں مکرم و محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ ممبر بنے تھے۔

1955 میں آزادی کے بعد پہلی بار میونسپل کمیٹی کے انتخابات ہوئے اس وقت ہمارے اپنے ووٹ صرف ساڑھے چار سو تھے۔ یاد رہے کہ ہر میونسپل حلقہ بارہ سو سے لیکر ڈیڑھ ہزار ووٹوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہماری کسی بھی وارڈ میں اکثریت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مزید یہ کہ ہمارے ووٹ تین وارڈوں میں بٹ گئے ہوئے تھے سب سے زیادہ جس وارڈ میں تھے اس میں اپنے ووٹوں کی تعداد تین صد کے قریب تھی۔ بہت سخت مقابلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے اس مقابلہ میں حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ کامیاب ہوئے آپ کے مقابل پر حکیم پریتم سنگھ بھاٹیہ برادر اکبر حکیم سوہن سنگھ تھے۔ انہیں شکست ہوئی۔

دوسری مرتبہ انتخابات 1960 میں ہونا تھے مگر بعض وجوہ کی بنا پر ملتوی ہو کر 1963 کے شروع میں ہوئے اس وقت بھی تکونہ مقابلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مولوی صاحب ہی کامیاب ہوئے۔ پھر 1969 ماہ جون میں انتخابات ہوئے تو اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو انتخابات لڑنے کی اجازت نہیں ملی اور جماعت کی طرف سے خاکسار کا نام اول نمبر پر اور ممتاز احمد صاحب ہاشمی کا نمبر دو کنڈیڈیٹ کے طور پر داخل کرایا گیا۔ (حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ کی وفات جنوری 1977 میں ہوئی اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ آپ تاحیات ممبر رہے) میرے مقابلہ پر بھی اور سکھ بھائی کھڑے تھے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے میں کامیاب ہوا۔ اور پھر مسلسل اگلے دو انتخابات میں کامیاب ہوتا رہا بلکہ 1977 میں جو انتخابات ہوئے اس میں مکرم سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ میرے مقابل پر کھڑے تھے۔ اس طرح 1969 سے لیکر فروری 1992 تک مسلسل 22 سال تک خاکسار ایم سی رہا۔

1992 میں مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ ایم سی ہوئے۔ اور پانچ سال چند ماہ ایم سی رہے ازاں بعد انتخابات میں مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید ممبر ہوئے جن ایام میں خاکسار ممبر تھا ریتی چھلہ میں بن رہی دوکانات کو گرانے اور میونسپل کمیٹی میں معاملہ پیش کر کے اسے شاملات قرار دیکر میونسپل کمیٹی کی ملکیت بنانے کی کوشش کی گئی اور اس فیصلہ کو باوجود اقلیت رائے کے پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعہ پاس کر کے رجسٹر فیصلہ جات کو ہی ایک شخص چھین کر بھاگ گیا۔ جس پر اکثریتی پارٹی نے خاکسار کو صدر چن کر نئے رجسٹر پر کی گئی کارروائی کی مذمت کی اور ریتی چھلہ کو جماعت کی جائز ملکیت قرار دیا اور اس کی نقول ڈی سی گورداسپور اور چنڈی گڑھ متعلقہ منسٹری کو بھجوائی گئی۔ آخر فیصلہ جماعت کے حق میں ہوا ملک کی آزادی کے بعد پہلا موقعہ آیا ہے کہ ہمارے وارڈ کا کینڈیڈیٹ بلا مقابلہ جیتا ہے۔ اور ایک مزید ممبر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے کامیاب ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(چوہدری بدرالدین عامل۔ درویش جمہ)

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

پھر اپنے تو پنے غیروں نے بھی آپ کے اس عدیم المثال حسنِ سلوک اور عفو درگزر کو جو آپ نے اپنے دشمنوں سے کیا سراہا ہے

محبت سے گھائل کیا آپ نے
دلائل سے قائل کیا آپ نے
جہالت کو زائل کیا آپ نے
شریعت کو کامل کیا آپ نے

بیاں کردیئے سب حلال و حرام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یارب صل علی نبیک دائما
فی هذه الدنیا وبعث ثان

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان قوت قدسیہ

ایک سخت وحشی قوم کو آپ نے خدانما بنادیا

(سی شمس الدین استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ عرب کے جاہل اور وحشیانہ قوم کی اصلاح تھا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ عاشق صادق اپنے آقاؐ کے اس معجزہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''وہ جو عرب کے بیابان ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ بگڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صلّ علی محمد وبارک علیہٗ

(برکات الدعا صفحہ ۷)

اہل عرب نہ تو فلسفہ جانتے تھے۔ اور نہ ہی ریاضی سے واقف تھے نہ علم ہیئت کے کوچہ میں دسترس رکھتے تھے اور نہ ہی کسی اور فن میں مہارت بلکہ وہ ان تمام علوم وفنون سے محض نابلد او رجاہل مطلق تھے وہ راہ چلنے والوں کو جو کہ بالکل ہی بے قصور اور بے گناہ ہوتے۔ اپنی لوٹ کا شکار بناتے۔ انکی مال ودولت سب چھین جھپٹ لیتے اُن کے کپڑوں تک کو اتار لیتے اور انہیں مادر زاد ننگا کر کے بعض دفعہ قتل کردیتے اور بعض دفعہ ترحم سے چھوڑ دیتے۔ وہ فرقہ نسواں کو نہایت ہی ذلیل اور حقیر سمجھتے۔ یعنی جب چاہتے اُن سے نکاح کر لیتے۔ اور جب چاہتے انہیں چھوڑ دیتے۔ وہ انہیں اپنی جائیداد کا ایک حصہ تصور کرتے۔ اور اس طرح تقسیم جائیداد پر اُن عورتوں کو بطور ورثہ اپنے درمیان بانٹتے غرضیکہ انہیں قبیح رسوم کے باعث وہ وحشیانہ عادت بھی اُن میں پیدا ہوگئی جسپر آجتک وہ مستحق صد ملامت کہی جاتی یعنی بیٹے کا اپنے باپ کی منکوحہ عورتوں سے شادی کرلینا۔ اور انہیں اپنی ملکیت سمجھنا اسی طرح عورتوں کو ذلیل اور حقیر تصور کرتے ہوئے انہوں نے اپنی لڑکیوں کو زندہ بگور کرنا شروع کیا۔ اور اس طرح فرقہ نسواں کے اعزاز اور اُنکے اکرام کو اپنے پاؤں کے نیچے مسل ڈالا۔ اور اسے ایک نہایت ہی ناقابل تلافی صدمہ پہنچایا۔

شراب نوشی

گو آج بھی دنیا میں شراب پی جاتی اور بکثرت استعمال کی جاتی ہے مگر کہیں بھی اُسکے پینے پر اظہار تفاخر نہیں کیا جاتا۔ مگر ایک عرب اپنے شراب پینے پر فخر کرتا ہے اور اپنی معشوقہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے اے میری معشوقہ تو ان آٹھ وقتوں کے علاوہ جن میں میں شراب پیتا ہوں۔ صبح کو بھی اُسوقت جبکہ ابھی میرے دوست خواب غفلت میں پڑے ہوتے ہوں۔ اپنی نیند سے بیدار ہونا اور اُس وقت مجھے شراب کے جام پلانا تاکہ میں اپنی مے نوشی کے باعث اپنے ان دوستوں پر اظہار تفاخر کرسکوں۔

اس میں شبہ نہیں کہ فی زمانہ بکثرت شراب پی جاتی ہے اور اس میں بھی شبہ نہیں کہ خود لندن میں جس کثرت سے یہ استعمال ہوتی ہے اس کے متعلق جو یہ اندازہ کیا گیا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ لندن کی اگر پندرہ سالہ شراب کو اکٹھا کر کے بہا دیا جائے تو یقیناً یقیناً اس سے ایک عظیم الشان دریا بہ نکلے مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ باوجود اسقدر مے نوشی کے لنڈن اپنی شراب نوشی پر فخر نہیں کرتا بلکہ شرابی کو وہ ایک گالی خیال کرتا ہے اور اس نام سے وہ نفرت اور حقارت رکھتا ہے چنانچہ ڈرنکرڈ کا لفظ وہاں بطور ایک گالی کے استعمال ہوتا ہے۔ مگر اہل عرب نہ صرف یہ کہ اسے معیوب ہی نہ سمجھتے بلکہ دوستوں میں شراب کے بکثرت پینے کو اپنی مجالس میں فخریہ ظاہر کرتے۔ ایک اور عرب شاعر اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اذامت فادفنی الی جنیب کرمۃ
یروی عظامی بعد موتی عروقھا
ولا تدفننی فی الفلاۃ فاننی
اخاف اذا مامت ان لا اذوقھا

یعنی جب میں مرجاؤں تو مجھے انگور کے درختوں کے پاس دفن کیجئو۔ تا اُس کی جڑیں میری ہڈیوں کو سیراب کرتی رہیں لیکن جنگل میں مجھے ہرگز دفن نہ کرنا۔ تا ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد میں اس شراب سے محروم رہ جاؤں۔

پھر سبعہ معلقہ کے قصیدہ خامسہ میں ایک اور شاعر اپنی محبوبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

الا حبی بصحنک فاصبحینا
ولا تبقی خمور الاندرینا

یعنی اے میری معشوقہ لو شراب کا پیالہ لیکر اُٹھ اور قصبہ اندر میں جس قدر شرابیں بنائی جاتی ہیں وہ سب کی سب مجھے پلادے تا ایسا ہو کہ شراب کے ناموں کو اس کثرت سے پاؤ گے کہ دیکھ کر حیران وششدر رہو گے اور اسکی نظیر کسی اور زبان میں کبھی بھی نہ پاؤ گے۔

پھر شعراء عرب بھی اپنے اشعار میں یہی کچھ کہتے ہیں کہ شراب پینی ہے چاہے کچھ خرچ ہو۔ اور کچھ ضائع ہو ایک شاعر کہتا ہے۔

اعاذل لو شربت الخمر حتی
یکون لکل انملۃ وبیب
اذن لعذرتینی وعلمت انی
بما اقلعت من مالی مصیب (حماسہ)

یعنی اے نادان ملامت گر عورت۔ اگر تو بھی شراب پیتی۔ اور بسبب اہتزاز اور دورہ خون کے تیری انگلیوں کے ہر پور میں چیونٹیاں سی چلنے لگتیں۔ تو اُس وقت تو مجھے مے نوشی میں ملامت نہ کرتی۔ اور مجھے معذور ہی سمجھتی اور یہ جان لیتی کہ جسقدر اموال میں نے شراب نوشی پر صرف کئے ہیں۔ اُن ساروں کے خرچ کرنے میں حق اور راستی پر ہوں۔ نہ کہ گمراہی اور ضلالت پر۔ پھر اسی تک نہیں بلکہ اہل عرب شراب پینے کو شرفاء اور خواص کے لئے ضروری اور لازمہ زندگی سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک شاعر اپنے شعر میں اس مضمون کو یوں ادا کرتا ہے۔

انا محیوک یا سلمی فحینا
وان سقیت کرام الناس فاسقین (حماسہ)

یعنی اے میری سلمہ۔ ہم تجھے سلام کہتے ہیں۔ تو بھی ہمیں سلام کا تحفہ پہنچا۔ اور اگر تو کسی خاص دن شرفاء کو شراب پینے پر بلائے۔ تو ہمیں بھی بلا لینا کیونکہ ہم بھی خواص میں سے ہیں۔ مختصر یہ کہ زنا اور شراب ان کی دل لگی کا ایک خاص ذریعہ تھے اور اُنکے بہترین ارادوں میں سے ممیز وممتاز نظر آتے تھے۔ انہوں نے اپنے نچلے دھڑ کے لئے زنا کو مخصوص کیا تھا۔ اور اپنے اوپر کے حصہ کے لئے شراب کو چن لیا تھا۔ اور اس طرح اپنی ہر ایک پاکیزہ قوت کو تباہ وبرباد کردیا تھا۔ اور انہیں ہلاکت میں ڈال دیا تھا۔

مولانا الطاف حسین صاحب حالی نے زمانہ جاہلیت کا فوٹو نہایت ہی خوبصورتی اور عمدگی سے اپنے مسدس میں یوں کھینچا ہے۔

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے
نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر واں شرارا
تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا
یونہی اور ہوتی تھی تکرار اُن میں
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں
جُوا اُن کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب انکی گھٹی میں گویا پڑی تھی
بس اس طرح دن انکی گذری تھی صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھی بدیاں

ایک قابل قدر مصنف ولیم میور لکھتا ہے۔

(آنحضرت) کی بعثت سے پہلے عرب کی حالت مذہبی تبدیلی کے قبول کرنے سے ایسی ہی دور پڑی تھی جیسے باہمی اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے سے دور تھی۔ (لائف آف محمدؐ)

یہ تو عربوں کے اخلاق رذیلہ کا ایک پہلو ہی تھا ورنہ اخلاق کے ہر شعبہ میں وہ قوم بدتر سے بدتر تھی۔

رسول اکرمؐ کی تربیت کے بعد شراب نوشوں کی حالت

شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کا ترک کرنا یکدم انسان کے بس کی بات نہیں۔ اگر چھوڑنے کا پورا عزم کر ہی لیا ہو تب بھی تدریجاً ایسی چیزیں چھوڑی جاتی ہیں۔ مگر ہمارے آقا کی تربیت اور آپ کی مقناطیسی شخصیت کا یہ نتیجہ تھا کہ جس لمحہ ان کو اطلاع ملی کہ شراب کی ممانعت ہوگئی بلا توقف اسی لمحہ اس بری عادت کو انہوں نے چھوڑ دیا۔ چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ اس طرح ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پائی جاتی لیکن انگور کی شراب نہیں ہوتی تھی۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا اور کوئی شراب نہ تھی جس کو فضیخ کہا جاتا تھا۔ میں کھڑا ہو کر حضرت ابو طلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب پلا رہا تھا کہ اس دوران ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا آپ لوگوں تک خبر نہیں پہنچی پینے والوں نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام فرمادی گئی ہے وہ کہنے لگے کہ اے انس یہ مٹکا بہادو راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا اور نہ خبر ملنے کے بعد کسی نے شراب پی۔ (بخاری کتاب التفسیر سورہ مائدہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان شعراء کے اشعار کی کیفیت

قبل ازیں تحریر کر آیا ہوں کہ زمانہ اسلام سے قبل شعراء کی عزت کی جاتی تھی اور وہ فحش سے فحش کلام اشعار کے ذریعہ کہا کرتے تھے۔ اور مبالغہ میں نہایت درجہ کے جھوٹے اوصاف بیان کرتے تھے۔ مگر اسلام لانے کے بعد ان کی حالت کو دیکھیں۔ آنحضرتؐ کے مدح میں بھی وہ لوگ

بلا مبالغہ شریفانہ کلام کہنے لگے ۔ چنانچہ ایک بار عباس بن مرداسؓ کے شعر سن کر آنحضرتؐ نے ان کو خلعت عطا فرمایا۔ وہ آپؐ کی تعریف میں کہتے ہیں۔

رایتک یـــاخیـــر البـریة کـلهـــا
نشـرت کتـابـاً جـاء بـالـحق معـلـمـا
ونـورت بـــالبـرهـــان امـراً مـلـمسـا
واطـفـات بـالبـرهـان جـمـرا مضـرمـا
فـمـن مبـلـغ عـن الـنبـی محـمـدا
وکـل امـرء یـجـزی بمـا قـد تـکـلـمـا
تـعـالـیٰ عـلـوا فـوق عـرش الهـنـا
وکـان مـکـان الـلـه اعـلیٰ و اعـظـمـا

اس کلام میں کسی مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ایسے الفاظ میں کی گئی ہے جو حقیقت کے ساتھ بالکل منطبق ہے آپؐ ایک ایسی کتاب لائے جو حق و حکمت کا خزانہ ہے دلائل ہی کے ذریعہ سے آپؐ نے جہالتیں دور کیں۔ اور دلائل ہی کے ذریعہ سے آپؐ نے عربوں کی لڑائیوں کی آگ بجھائی۔ اور آخر میں یہ کہکر کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے اعلیٰ اور بلند ہے آنحضرت صلعم کی تعریف ضمناً ایک ایسے لطیف پیرایہ میں کی ہے۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ کہنے والے کے نزدیک اللہ تعالیٰ سے نیچے اتر کر حضورؐ ہی کا مقام ہے۔ غرض مدح میں روح توحید اور حقیقت الحال صحابہؓ کے دل پر غالب تھی۔ اور اسی کے ماتحت ان کی تمام نعتیں محفوظ تھیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو ہر قسم کے مبالغہ سے منع فرماتے۔ اور ان شعروں کی داد خاص طور پر دیتے جن میں توحید باری تعالیٰ نمایاں طور پر دکھائی گئی ہوتی۔ چنانچہ حسان بن ثابت سے آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا۔

لقد شکر الله لک بیتاً قلته وهوز عمت سخینة
ان تغـالـب ربهـا. ولیـغلبن مغالبُ الغلاّب

یعنی قریش نے خیال کیا کہ وہ اپنے رب کو مغلوب کر لیں گے حالانکہ جو زبردستوں کے زبردست کو مغلوب کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ خود ہی مغلوب ہوتا ہے اور جب نابغہ بن جعدہ اس شعر پر پہنچے۔

بلغنا انسماء مجداً وجوداً وسنوودا وانا
لنرجوا فوق ذالک مظهر یعنی ہم لڑائی سخاوت اور سیادت میں آسمان تک پہنچ گئے ہیں۔ اور ابھی ہم اس سے اوپر جانے کی امید رکھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا۔ الی این یا ابالیلیٰ ابولیلیٰ کہاں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ الی الجنة بک یارسول الله یا رسول اللہ آپؐ کے ساتھ جنت میں تو آپؐ نے فرمایا ہاں انشاء اللہ

ابن رواحہ جنگ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے اور یہ شعر پڑھتے۔

خـلـوّ ابـنـی الـکـفـار عـز سیـلـه
الیوم نـضـربـکـم عـلـی تـنـزیـلـه
ضـربـاً یـزیـل الهـام عـز مقیـلـه
ویـذهـل الـخـلـیـل عـز خـلـیـلـه

اس قسم کے اشعار حماسیہ یا فخریہ تھے جو جنگ میں پڑھے جاتے یا دشمنوں کے طعنوں کا جواب ہوا کرتے تھے صحابہ کرامؓ نے محبت کے لطیف جذبات کا اظہار بے اختیار کیا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے کیا ابوبکرؓ اور کیا عمرؓ کیا عثمانؓ اور کیا علیؓ سب کے سب حسان بن ثابت کے ساتھ زار و قطار رونے والی آنکھیں بن گئے تھے۔ ایک طرف ان کے آنسوؤں کی جھڑی میں اور دوسری طرف ان کے کلام میں لطیف سے لطیف جذبات کا سمندر موجیں مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن ایسے وقت میں بھی انہوں نے حضورؐ کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے میں کذب یا مبالغہ سے کام نہیں لیا۔

جذبہ اطاعت میں عدیم المثال نمونہ

یہ وہ قوم تھی جو بات بات پر لڑتی تھی وقتی دشمنی کو صدیوں کی جنگ بناتی تھی۔ سب اپنے آپ کو سردار یا قومی فخر میں مکرم سمجھتے تھے۔ ایک دوسرے کی عزت و اطاعت کیا مشورہ تک سننے کو عزت کے خلاف سمجھتے تھے چنانچہ اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں جن کا یہاں ذکر کرنے کی گنجائش نہیں۔

اب اس حالت کی حامی قوم بغض و کینہ کے تمام اوزار اٹھائی ہوئی ہوتی ہے رسول پاکؐ کی مقناطیسی شخصیت کے آگے سر تسلیم خم کر رہی ہے اور اقرار کر رہی ہے۔

یارسول اللہ آپ صرف ہمیں حکم دیجئے ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی لڑیں گے دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں پر سے روندتا ہوا نہ جائے۔

یارسول اللہ ہم آپ کے لئے سمندروں میں گھوڑے دوڑائیں گے۔ یہ صرف ان کے اقوال نہ تھے بلکہ انہوں نے یہ کر کے دکھایا جام شہادت کے لئے باہم مقابلہ کرنے لگ گئے۔

اطاعت کے پہلو کو لے لو آنحضرتؐ دوران تقریر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ سننے والے صحابی ابھی مسجد کے راستہ میں ہی تھے بیٹھ کر رینگتے ہوئے مسجد آئے حالانکہ یہ حکم صحابہ کیلئے نہیں تھا لیکن اس خوف سے کہ اگر خدانخواستہ وہ حکم ان کے لئے تھا تو پھر نہ بیٹھنا سخت معصیت ہوگی یہ سمجھ کر اس صحابی نے اطاعت کا یہ عدیم المثال نمونہ پیش کیا۔

جب قبلہ کی تبدیلی کا حکم آیا تو صحابہ نے کیا نمونہ دکھایا چنانچہ حدیث میں ہے ایک دفعہ آپؐ عصر کی نماز پڑھ رہے [illegible] تھے اور آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے آپ کے [illegible] نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص [illegible] گیا اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی صلعم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس ان حضرات نے دوران نماز ہی بیت اللہ کی طرف رخ کر لیا۔ (بخاری کتاب التفسیر)

اب دیکھنا ایک طرف وہ زمانہ جس میں نیکی اور بھلائی کیا وہ نہیں جانتے تھے آج وہ ادنی ادنی باتوں پر بھی خدا کی ناراضگی سے خوف کھانے لگ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا۔

کـم شـارب بـالـرشف دنـا طـافحـا
فـجـعـلـتـه فـی الـدیـن کـالـنشـوان
کـم مـحـدث مستـنـطـق الـعـیـدان
قـد صـار منـک مـحـدث الـرحـمـن
ضـادفتهـم قـومـا کـروث ذلة
فـجـعـلتهـم کسبیـکة الـعـقـیـان
احییـت امـوات الـقـرون بـجـلـوة
مـاذا یـمـاثلک بـهـذا الـشـان

ترجمہ۔ بہت سے تھے جو لبالب خم لنڈھاتے تھے سو تو نے ان کو دین میں متوالے بنا دیا۔

کتنے ہی بدعتی سارنگیاں بجانے والے تیرے طفیل خدائے رحمان سے ہم کلام ہو گئے۔

تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا تو تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

تو نے صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہو سکے۔

تربیت یافتہ نئی قوم کا ارفع مقام

صرف اتنا ہی نہیں کہ یہ تربیت یافتہ نئی قوم تھوڑی سدھر گئی ہو بلکہ رہتی دنیا کے لئے رسول کریمؐ نے ان کو اُسوہ حسنہ کاملہ کے طور پر بتایا۔ اور ان کو ھادی اور راشد بتایا۔ اس سے بڑھ کر اور کون سا مقام ہے جو ان کو عطا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم
یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ یعنی گویا ساری دنیا سو رہی ہو تو وہ اُٹھ کر خدا کے حضور عبادت کر رہے ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ ایک خاص چمک اور روشنی اندھیری دنیا کو روشنی بخشے گی۔ نیز فرمایا۔ ان میں جس کسی کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

یہ تو رسول کریمؐ کے الفاظ تھے اللہ تعالیٰ نے ان تربیت یافتہ کے بارے میں فرمایا۔ رضی الله عنهم ورضوا عنه یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ خدا سے بھی راضی ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ رسول کریمؐ نے ایک وحشی قوم کو انسان بنایا پھر انسان کو بااخلاق انسان بنایا۔ بااخلاق انسان کو باخدا انسان بنایا۔ باخدا کو خدا نما صفت ھادی اور رہبری کا خطاب دیا۔

یـارب صـل عـلـی نبیـک دائـمـا
فـی هـذه الـدنیـا وبـعث ثـان

مریم شادی فنڈ

ایک محبت کا ہے دریا مریم شادی فنڈ
دریا وہ جو ختم نہ ہو گا مریم شادی فنڈ
ہر ایک مفلس زادی رخصت ہوگی عزت سے
اک باعزت روشن رستہ مریم شادی فنڈ

اجڑے بچھڑے لوگوں پر رکھے شفقت کا ہاتھ
خاموشی سے کرے کفالت مریم شادی فنڈ
ایسی کوئی مثال نہیں ہے اس دنیا کے پاس
ماں کا پیار اور باپ کی شفقت مریم شادی فنڈ

رب تعالیٰ کا احساں ہے مریم شادی فنڈ
بھائی باپ بہن ہے ماں ہے مریم شادی فنڈ
ایک سمندر جس میں گریں گے دریا ندی، کھال
سب کے درد کا یہ درماں ہے مریم شادی فنڈ

شفقت کی یہ بارش برسے گی ہر موسم میں
اس کا فیض رہے گا جاری مریم شادی فنڈ
ہر دلہن کا سر ڈھانپا جائے گا چادر سے
قدسی سایہ خودداری مریم شادی فنڈ

(عبد الکریم قدسی)

چیف منسٹر مہاراشٹر وایم ایل اے شولاپور سے احمدیہ وفد کی ملاقات وسینئر کانگریس نیتاؤں کی احمدیہ مشن ممبئی میں آمد

مورخہ 21.3.03 کو مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ممبئی کی قیادت میں مکرم مولوی شمشاد احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ وانچارج ممبئی وخاکسار عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور پر مشتمل وفد نے عزت مآب "سشیل کمار شندے جی چیف منسٹر" (وزیر اعلیٰ) مہاراشٹر سے اُن کے بنگلہ "ورشہ" پر ملاقات کر کے موصوف کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ موصوف نے احمدیہ وفد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اولین فرصت میں دوبارہ پھر ملاقات کے لئے مدعو کیا اس موقع پر شولاپور سے تشریف لائے کچھ سینئر کانگریس لیڈر بھی احمدیہ وفد کے ساتھ تھے۔

اس کے بعد وشوناتھ بابوراؤ چاکوتے صاحب ایم ایل اے حلقہ شولاپور و صدر ایرَ انڈیا وراجیہ منتری سے ان کی سرکاری رہائش گاہ ممبئی میں ملاقات کر کے موصوف کو جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے شولاپور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو رہے خدمت خلق کے متعلق واقفیت کرائی گئی اس موقع پر موصوف کی خدمت میں لٹریچر بھی پیش کیا گیا جماعت احمدیہ کی کارکردگی وگزشتہ دنوں شولاپور میں ہوئے ہندو مسلم فساد کے موقع پر خاکسار کی طرف سے قومی یکجہتی کے لئے کئے گئے کاموں سے متاثر ہو کر موصوف ایم ایل اے صاحب نے وعدہ فرمایا کہ میں بہت جلد مہاراشٹر سرکار کی طرف سے شولاپور میں ایک قومی ایکتا (جلسہ پیشوایان مذاہب) منعقد کراؤں گا جس میں جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو خصوصی طور پر مدعو کیا جائے گا اس کے بعد موصوف نے ممبئی کے ہوسٹل منورا میں شولاپور سے تشریف لائے سینئر کانگریس لیڈران واحمدیہ وفد کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔

مورخہ 21.3.03 کو شری مرلی دیوڑا جی ممبر پارلیمنٹ ممبئی سے بھی ملاقات کر کے ان کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا شام ۷ بجے جناب ایڈووکیٹ عمر نبی صاحب بیریا سابق میئر وحال کاؤنسلر وصدر کانگریس شولاپور سینئر کانگریس نیتاؤں کے ہمراہ احمدیہ مشن ممبئی تشریف لائے تو مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ممبئی ومکرم مولوی شمشاد احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ وانچارج ممبئی نے ان تمام تر معززین کا استقبال کیا ان معززین کو احمدیہ لائبریری دکھلائی گئی۔ اس موقعہ پر مہمانِ کرام کو لٹریچر و قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔ ممبئی مشن کی لائبریری میں ۶۸ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ دیکھ کر تمام حضرات بہت ہی متاثر ہوئے۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولہ پور۔ مہاراشٹر)

کشن گڑھ سرکل کے اجمیر شہر کی تبلیغی وتربیتی مساعی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اجمیر شہر میں نگران صاحب دعوۃ الی اللہ و صوبائی امیر صاحب راجستھان کی قیادت میں دعوت الی اللہ کی برکت سے تبلیغ و تربیت کا بہت اچھا کام چل رہا ہے اس شہر میں ہمارے پانچ سینٹرز بھی قائم ہیں۔ شہر کی ہر بستی میں ہر قوم و مذہب کے ہزاروں افراد تک احمدیت کا پیغام بذریعہ لٹریچرز پہنچا دیا گیا ہے تربیت کا بھی اچھا کام چل رہا ہے۔ سینٹروں میں باجماعت نمازوں کا انتظام ہوتا ہے۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۰ ملاؤں سے بھی تبادلہ خیالات ہوا ہے خاکسار جس بستی میں قیام رکھتا ہے روزانہ ہر قوم و مذہب ہر فرقہ والے ہندو و مسلمان سبھی سے اچھے تعلقات ہیں ہر ایک کو احمدیت کا پیغام پہنچاتا رہتا ہوں ہمارے سرکل انچارج صاحب بھی ہمارے ساتھ اس شہر اجمیر میں تربیتی کاموں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ مخالفین لوگ گروہ در گروہ نو مبائعین کو بہکانے آتے ہیں اور طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں ان کے تسلی بخش جواب دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نو مبائعین بھائیوں کو استقامت بخشے۔ اور ہمیں زیادہ سے زیادہ مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔

(ایم مختار احمد شکیل بھٹی۔ خادم سلسلہ اجمیر صوبہ راجستھان)

کنڈورو آندھرا پردیش میں جلسہ برائے تحفظ آب

مورخہ 12.4.03 کو جماعت احمدیہ کنڈور میں اجلاس برائے تحفظ آب ہوا اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے مکرم ایم ایل اے دیاکر راؤ برائے حلقہ وردھنہ پیٹ تشریف لائے۔ اس موقع سے استفادہ کرتے ہوئے مکرم محمد ابراھیم باطن معلم وقف جدید بیرون نے سٹیج پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔ بعدہ مکرم موصوف کو قرآن کریم کا تلگو ترجمہ پیش کیا گیا۔ جسے موصوف نے بمسرت قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

(سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا و سرکل ورنگل)

بھاگلپور (بہار) میں دوروزہ جلسہ کا کامیاب انعقاد صوبہ بہار سے ایک ہزار سے زائد مرد و زن کی شمولیت اخبارات و ٹیلیویژن پر جلسہ کی تشہیر

الحمد للہ ثم الحمد للہ جماعت احمدیہ صوبہ بہار کو خدا تعالیٰ نے اس سال بہار کے صنعتی شہر بھاگلپور میں لمبے عرصہ کے بعد دوروزہ کانفرنس کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سلسلہ میں محترم امیر صاحب و نگران صاحب دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ بہار نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے رہنمائی فرمائی۔ محترم امیر صاحب بہار نے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل فرمائی جس نے اس کام کو بخوبی سرانجام دیا۔

مورخہ 5.4.03 کو دس بجے زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین۔ محترم سید فیروز الدین صاحب نگران دعوت الی اللہ صوبہ بہار۔ محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ اور صدر اجلاس محترم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال نے تقریر کی۔ اسکے بعد تمام احباب جماعت نے نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی۔ پہلے دن کی دوسری نشست بعد دوپہر تین بجے زیر صدارت محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ قادیان منعقد ہوئی جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم اسماعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ، محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین۔ مکرم مولوی سیف الدین صاحب مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج بیر بھوم اور صدر اجلاس نے اور آخر پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے تقریر فرمائی۔ دوسرے دن کا اجلاس جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر رکھا گیا تھا اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۱۱ بجے محترم محمد شریف عالم صاحب امیر صوبائی بہار کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور رواداری"۔ محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ قادیان نے "جلسہ پیشوایان مذاہب کے اغراض و مقاصد" محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی روشنی میں تمام مذاہب کے رہنماؤں کی عزت" اسی طرح شری کرشن شری رامچندر جی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد ہندو مذہب کے رہنما پروفیسر ڈاکٹر بہادر مشیرا صاحب نے حضرت کرشن علیہ السلام کی تعلیم پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر عیسائی مذہب کے بارہ میں فادر زمسیر صاحب نے کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوبیاں بیان فرمائیں۔

تیسری تقریر جین مذہب کے رہنما محترم گوپال جین صاحب نے جین مذہب کے بارہ میں کی چوتھی و آخری تقریر سکھ مذہب کے رہنما جناب اوتار سنگھ صاحب گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر نے حضرت بابا نانک کی تعلیمات پر کی۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب کے ماننے والوں کو چاہئے کہ آپس میں مل بیٹھ کر پیار و محبت کے ساتھ رہیں اور جماعت احمدیہ کا ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کے تحت امن کے ساتھ بھارت واسی بن کر رہنا چاہئے۔

اس کے بعد صدر اجلاس محترم محمد شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار نے خطاب فرمایا۔

آپ نے تمام خدمت کرنے والوں اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ صدر اجلاس نے اختتامی دعا کروائی اور جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ٹھیک ساڑھے تین بجے اختتام پذیر ہوا۔

دوران جلسہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا پورا اہتمام کیا گیا تھا۔ مہمانوں کے رہنے اور کھانے پینے کا عمدہ انتظام کیا گیا اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو نہایت مبارک و بابرکت فرمائے۔

(محمد اسماعیل خان مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج بھاگلپور بہار)

مانیکا گوڑا (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ

۲۰ر مارچ ۲۰۰۳ء کو شام ساڑھے سات بجے مکرم ڈاکٹر عبدالباسط خان صاحب امیر صوبائی اڑیسہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان، مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت قادیان اور مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان بھارت کی تقریریں ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں غیر احمدیوں کے علاوہ ہندو بھائیوں نے بھی شرکت کی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

قرار دادِ تعزیت

بر وفات سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہُ اللہ تعالیٰ

منجانب مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ بھارت - قادیان

زیر ریزولیوشن نمبر T-24 / 19/4/2003

رپورٹ مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید قادیان کہ مورخہ 19-04-2003 کی شام قریباً ساڑھے پانچ بجے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر نشر ہونے والی اس غیر متوقع اور دلخراش خبر نے اکناف عالم میں بسنے والے کروڑہا عشاق احمدیت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا کہ ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہُ اللہ تعالیٰ لندن وقت کے مطابق ساڑھے 9 بجے صبح اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اس جہان فانی کو خیر باد کہہ کر عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کروڑ ہا دلوں کو لرزا دینے والے اس عظیم جماعتی سانحہ پر اگر چہ ہم سب اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ بھارت قادیان کے جذبات بھی شدید مجروح اور غمگین ہیں تاہم اپنے مولا کی رضا پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے ہم اپنے پیارے آقا اور مطاع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ میں یہی عرض کرتے ہیں کہ:-

"تَدْمَعُ الْعَيْنُ يَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضَى بِهِ رَبُّنَا"

یعنی ہماری آنکھیں اشک بار ہیں اور دل از حد مغموم تاہم زبان سے ہم صرف وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا خدا ہم سے راضی ہو۔ کیونکہ ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضور رحمہُ اللہ کی ولادت باسعادت سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی حرم ثالث حضرت سیّدہ مریم بیگم صاحبہؓ کے بطن مبارک سے 18 دسمبر 1928ء کو دار المسیح قادیان میں ہوئی۔ آپ نے 1944ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک، 1949ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی اور 1953ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کے امتحانات پاس کئے۔ اسی دوران آپ نے پرائیویٹ طور پر گریجویشن کی ڈگری بھی حاصل کی۔ فروری 1953ء تا اپریل 1955ء آپ نے بحیثیت قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ آنریری خدمات سرانجام دیں۔ بعدہٗ حضرت مصلح موعودؓ کی معیت میں یورپ تشریف لے گئے۔ اور اڑھائی سال تک انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے اور جماعت کی تعلیمی و علمی خدمات بجالانے کے بعد 4 راکتوبر 1957ء کو واپس ربوہ تشریف لائے۔ 12 رنومبر 1958ء کو حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر آپ کا تقرر بطور نگران معلمین (ناظم ارشاد) عمل میں آیا۔ اس عہدہ جلیلہ پر آپ تا انتخاب خلافت مامور رہے۔ قریباً چوبیس سالوں پر محیط اس طویل عرصہ میں آپ کو علی الترتیب بحیثیت نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، رکن افتاء کمیٹی، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن، نمائندہ جماعتی وفد برائے قومی اسمبلی، اور صدر مجلس انصار اللہ بھی جماعت کی نمایاں رنگ میں آنریری خدمات بجالانے کے سنہرے مواقع میسر آئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور نافلۂ موعود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ کے شاگرد رشید ہونے کی حیثیت سے آپ نے عالمِ نوخیزی میں ہی اطاعت و عشق خلافت میں اس درجہ کمال حاصل کیا کہ "کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی" کے مصداق بہت جلد قبولیت عام کی سند حاصل کر لی۔ بالآخر 10 رجون 1982ء کو آپ خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے۔ اور یوں آپ کے طفیل جماعت کے حق میں وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کی عظیم الشان قرآنی پیشگوئی ایک بار پھر پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔ فالحمدللہ علٰی احسانِ ذٰلک العظیم۔

خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے آپ ربوہ میں صرف ایک سال اور دس ماہ سکونت پذیر رہے۔ بعدہٗ اندرونِ ملک حکومت وقت کی طرف سے جماعت پر عائد کی جانے والی ظالمانہ مذہبی پابندیوں کی بناء پر آپ نے منشاء الٰہی کے تحت اپریل 1984ء میں پاکستان سے انگلستان ہجرت اختیار کی جہاں تادم واپسیں کم و بیش 19 سال کا طویل عرصہ لندن میں ہی قیام فرمایا۔ اور وہیں سے عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کی بہترین رنگ میں مدبرانہ قیادت فرمائی۔ اکیس سالوں پر محیط آپ کا غایت درجہ تابناک اور بابرکت عہد خلافت اپنے جلو میں جن بے شمار کارہائے نمایاں محیر العقول فتوحات و ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و برکات کو سمیٹے ہوئے ہے۔ اُن کا اس قرار دادِ تعزیت میں احاطہ کرنا کسی طور پر بھی ممکن نہیں۔ قدم قدم پر تائیدات الٰہیہ سے معمور یہی وہ بابرکت دورِ خلافت ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ماموریت (1882ء) پیشگوئی مصلح موعودؓ (1886ء)- قیام جماعت احمدیہ (1889ء)- دعویٰ مسیح موعودؑ (1891ء)- نشان کسوف و خسوف (1894ء)- معرکۃ الآراء لیکچر بعنوان "اسلامی اصول کی فلاسفی" (1896ء)- اور منارۃ المسیح و بیت الدُّعا کے سنگِ بنیاد (1903ء)- کی صد سالہ جوبلی تقاریب کا شایان شان اہتمام کیا گیا۔ اتمام حجت کی غرض سے دنیا بھر کے معاندین و مکفرین کو دی گئی دعوتِ مباہلہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے کئی سرکش اور متکبر دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ حضورؒ کی بہترین و کامیاب مدبّرانہ قیادت کے نتیجہ میں جہاں دُشمنانِ احمدیت ہر مرحلے پر اپنے ناپاک عزائم میں بری طرح ناکام و نامراد ہوئے وہاں فرزندانِ احمدیت کو شاہراہ غلبہ اسلام پر بے شمار نئے سنگ میل نصب کرنے کی توفیق ملی۔ اور بین الاقوامی سطح پر جماعت کی عزت و وقار میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ آپ کے دور سعادت میں ہی تحریک جدید کے دفتر چہارم کا اجراء عمل میں آیا۔ اور وقف جدید کی تحریک کو عالمگیر وسعت عطا ہوئی۔ دعوۃ الی اللہ کی انتہائی بابرکت مہم کے آغاز کے نتیجہ میں دُنیا بھر کی کروڑہا سعید روحوں کو قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی۔ فوج در فوج جماعت میں داخل ہونے والے ان نو مبائعین کی بہترین رنگ میں تعلیم و تربیت کرنے اور مستقبل کے عظیم تر تقاضوں کو پورا کرنے کی غرض سے حضورؒ کی تحریک وقف نو پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے احمدی والدین نے ہزاروں کی تعداد میں اپنے جگر گوشے خدمت دین کیلئے وقف کئے۔ مظلوم اور پسماندہ اقوام کی بے لوث خدمت کیلئے ہیومینٹی فرسٹ نامی ادارے کا قیام عمل میں آیا۔ اکناف عالم میں ڈیڑھ صد سے بھی زائد مقامات پر نظام جماعت کا باضابطہ قیام، درجنوں نئی زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت، سینکڑوں عالی شان مساجد دیار التبلیغ اور طبی و تعلیمی مراکز کی تعمیر قادیان اور ربوہ میں متعدد جدید تعمیری منصوبوں کی تکمیل، جماعتی سطح پر نادار احمدی بچیوں کی شادیوں کے مناسب اور ضروری انتظامات کی غرض سے "مریم شادی فنڈ" کا مستقل قیام اور ملکی شوریٰ کے نظام کا اجراء۔ افریقہ کے کئی بادشاہوں کا قبول احمدیت اور رشیا کے ملک میں عظیم انقلاب کے بعد احمدیت کی تبلیغ کے نئے راستے کھلنا اور سب سے بڑھ کر مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی چوبیس گھنٹے کی نشریات کا آغاز وغیرہ بلاشبہ عہد خلافت رابعہ کے ایسے ممتاز اور درخشندہ کارنامے ہیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اب جب کہ یہ بابرکت وجود ہم سب کو داغِ مفارقت دیکر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو چکا ہے ہم آپ ہی کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ان الفاظ میں صمیم قلب سے اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ:-

"اے جانیوالے ! ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے۔ ان تمام نیک کاموں کو پوری وفا کے ساتھ پوری ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے چلاتے رہیں گے۔ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک ان کاموں میں حسن کے رنگ بھرنے کے لئے استعمال کریں گے۔ جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تو نے جاری کئے تھے اور اگر اس دنیا میں تیری روح ان کی تکمیل کے نظاروں سے تسکین نہیں پا سکی تو اے ہمارے جانے والے آقا! اُس دنیا میں تیری روح ان کی تکمیل کے نظاروں سے ضرور تسکین پائے گی"

اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ بھارت نمناک آنکھوں اور حزین دلوں کے ساتھ اس عظیم المناک جماعتی سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی چاروں صاحبزادیوں و دامادوں، محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ محترم ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ اور تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ و احباب جماعت عالمگیر سے گہرے دِلی غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور بارگاہِ ربّ العزّت سے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضورؒ کو ہر آن بلندی دَرجات عطاء فرمائے۔ اپنے قرب خاص سے نوازے اور جنت الفردوس میں آپ کو اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وسیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی معیت اور مرافقت نصیب ہو۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ (غمزدہ اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ بھارت)

خلافت خامسہ کے قیام کے موقعہ پر عہدِ اطاعت و وفا نیز اظہار تشکر و تہنیت

منجانب انجمن تحریک جدید قادیان

زیر ریزولیوشن نمبر T-25 / 23/4/2003

ہمارے دل و جان سے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی المناک وفات کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے افراد پر عارضی طور پر خلافت کے سائے سے محرومی کا شدید احساس تھا۔ اس احساس کی تاریکی اُس وقت اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ جب کہ قادیان میں طلوع فجر کے ساتھ ساڑھے چار بجے تقریباً، ایم-ٹی-اے سے یہ خوشکن اعلان ہوا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) کو مشیت الٰہی نے خلیفۃ المسیح الخامس متعین فرمایا ہے۔ الحمدللہ علی احسانہ ایم-ٹی-اے کے ذریعہ نورانی چہرے کے دیدار کے ساتھ وقتی طور پر خلافت کے سائے سے محرومی کی تاریکی ختم ہوگئی۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت میں درج پیشگوئی کے مطابق قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے ظہور پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔
اس موقعہ پر ہم سب ممبران انجمن تحریک جدید تجدید بیعت کے ساتھ ساتھ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری اور وفا کا عہد و اقرار کرتے ہیں۔ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ حضرت اقدس غلبہ اسلام و احمدیت کی مہم کو آگے بڑھانے کیلئے جو بھی مزید منصوبے و پروگرام بنائیں گے۔ اُن کو کامیاب بنانے کیلئے ہم میں سے ہر ایک ممبر ممد و معاون ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک ممبر کو تادم واپسیں یہ عہد نبھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

اگر چہ کہ ابھی ہمارے دل غمگین و افسردہ ہیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہم پر واجب ہے۔ جس

نے محض اپنے فضل سے ہم سب کو اپنے فرمان ''وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا '' کے مطابق حبل اللہ یعنی خلافت کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق بخشی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہم حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں مبارک باد پیش کرتے ہوئے دُعا گو ہیں اللہ تعالیٰ حضور کی بابرکت قیادت میں کامل غلبہ اسلام واحمدیت کے دن دکھائے۔ آمین

اس موقعہ پر ہماری یہ بھی دُعا ہے اللہ تعالیٰ وہ تمام پیشگوئیاں اور بیش خبریاں جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمائی تھیں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے حق میں پوری ہوں۔ آمین۔ نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ دُعا حرف بہ حرف آپ کے حق میں قبول فرمائے، جو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحبؓ کی وفات پر اُن کے ذکر خیر کے تسلسل میں کی تھی کہ ''اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کیلئے دُعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح جانشین بنائے ''تو ہماری جگہ بیٹھ جا'' کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ ۹۷-۱۲-۱۲)

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۳ سے شروع ہو رہا ہے خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت کو ارسال کریں داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ::

(۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو (۵) عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔ (٦) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کے لئے موزوں ہے۔

درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ معہ دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز یکم جولائی 2003 تک ارسال کریں اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل تسلیم نہ ہوں گے۔

تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ دفتر کی طرف سے باقاعدہ آپ کا داخلہ فارم ملنے پر کوائف کا جائزہ لے کر امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع ملنے پر ہی داخلہ کیلئے آئیں۔ امیدوار کو سفر کے آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ داخلہ ٹیسٹ میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔ طلباء آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

نصاب داخلہ:: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: ایک مضمون، ایک درخواست، گرائمر نیز تحریری پرچہ میں دینی معلومات پر سوالات اسلام اور احمدیت کے متعلق شامل ہوں گے۔

انگلش: مضمون، درخواست، اردو سے انگریزی، انگریزی سے اردو، گرائمر۔

انٹرویو: اسلامیات، جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔

حفظ کلاس::

داخلہ کیلئے عمر دس-بارہ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھنا آنا ضروری ہے۔

(ناظر تعلیم)

ضروری اعلان بابت داخلہ معلمین کلاس جامعۃ المبشرین

جملہ امراء صاحبان صدر جماعت مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2003ء سے نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ اب معلمین کے داخلہ کیلئے میٹرک پاس ہونا لازمی شرط رکھی گئی ہے۔ اور داخلہ کیلئے عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔ غیر شادی شدہ طالب علم کو ہی داخلہ دیا جائے گا عارضی کلاس بند کر دی گئی ہے

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جامعۃ المبشرین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2003ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ::

(۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔ (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔ (٦) امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ (۷) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع پانچ عدد فوٹو (Stamp Size) یکم جولائی 2003ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوا دیں۔ (۸) داخلہ فارم قادیان پہنچنے پر انکے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆ تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع جائزہ کے بعد دی جائے گی۔

☆ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆ یہ کورس تین سال کا ہوگا۔

نصاب::

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو: ایک مضمون اور درخواست۔

انٹرویو: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

نوٹ: معلمین کا عارضی چھ ماہ کا کورس ختم کر دیا گیا ہے۔ **(ناظر تعلیم)**

داخلہ برائے احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجس اسٹڈیز لکھنؤ بابت ۲۰۰۴-۲۰۰۳ء

شرائط:

۱-امیدوار کا تعلیمی معیار کم از کم میٹرک پاس ہو۔
۲-امیدوار کی عمر ۲۰ سال سے زائد نہ ہو۔
۳-امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔
۴-امیدوار سلسلہ احمدیہ کی خدمت کیلئے اپنی زندگی وقف کرنے کو تیار ہو۔
۵-امیدوار جسمانی و ذہنی طور پر کمزور نہ ہو۔
٦-ادارہ کی طرف سے نئے شائع شدہ داخلہ فارم پُر کر کے مع تصدیق شدہ میٹرک پاس سرٹیفیکیٹ کی نقل، جسمانی تندرستی کا ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ نیز پانچ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو مورخہ ۳۰ جون ۲۰۰۳ء تک صوبائی امیر یو.پی کے پتہ پر ارسال کریں۔
۷-داخلہ فارم ادارہ میں موصول ہونے کے بعد انٹرویو میں پاس ہونے پر ہی امیدوار کا داخلہ ہوگا۔
۸-ادارہ میں ایک سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد طلباء کو تکمیل تعلیم کیلئے جامعہ احمدیہ قادیان یا جامعۃ المبشرین قادیان میں جس کے بھی وہ قابل ہوں گے داخل کیا جائیگا۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منشائے مبارک کے مطابق حسب شرائط بالا زیادہ سے زیادہ مبائعین طلباء کو تیار کر کے ادارہ ہذا میں بھیجیں۔ جزاکم اللہ (صوبائی امیر یوپی)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236 9893

ترکی میں شدید زلزلہ
150افراد ہلاک

ترکی میں گزشتہ روز آئے بھیانک زلزلے سے یہاں ایک سکول کی عمارت منہدم ہونے سے اس کے ملبے میں کم از کم 100 بچے دبے ہونے کا اندیشہ ہے۔ ترکی کا امدادی عملہ عمارت کے ملبے سے ان بچوں کو تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ جنوب مشرقی ترکی میں آئے اس زبردست زلزلے سے کم از کم 150افراد مارے جاچکے ہیں۔

امدادی کام میں مصروف لوگوں نے بتایا کہ بدھ کی رات میں سکول میں 190 طلباء تھے اُن میں سے 80 کو زندہ نکالا جاچکا ہے جبکہ 15 لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔

ریختر پیمانہ پر6,4 شدت سے آئے اس تباہ کن زلزلے نے جمعرات کی صبح سوتے میں ہی لوگوں کو ہمیشہ کے لئے سلادیا۔

وزیراعظم طیب ارزگان نے تصدیق کی ہے کہ زلزلے میں تقریباً100افراد مارے جاچکے ہیں جبکہ حکام کو اندیشہ ہے کہ یہ تعداد 150 تک پہنچ سکتی ہے۔

زلزلے سے بنگول شہر اور اطراف کے علاقوں میں عمارت کو شدید نقصان پہنچا ہے زاہد سریکین نامی ایک شخص نے کہا کہ ”ہمارے گھر میں تو کوئی نقصان نہیں ہوا لیکن جب ہم یہاں پہنچے تو ہمیں پتہ چلا کہ ہمارا بیٹا ملبے میں دبا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امدادی کام سست رفتاری سے چل رہا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ یہ کام کب مکمل ہوگا“۔

وزیراعظم نے کہا کہ وہ ایسے ٹھیکے داروں کے خلاف قانونی کارروائی کریں گے جو ایسی غیر محفوظ عمارتیں بنانے کی ذمہ دار ہیں۔

1971ء میں بنگول میں بھیانک زلزلہ آیا تھا اس وقت تقریباً900افراد ہلاک ہوگئے تھے۔

ارجنٹینا میں سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد20 ہوگئی

شمال مشرق ارجنٹینا میں سیلاب کی وجہ سے گزشتہ ایک ہفتہ کے دوران مرنے والوں کی تعداد آج 20 ہوگئی جب کہ بہت سے دیگر افراد لاپتہ ہیں اور انتظامیہ کو خدشہ ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

ذرائع نے بتایا کہ پانی کی سطح میں کمی آنے لگی ہے اور 150000افراد جو سیلاب کی وجہ سے دوسری جگہ چلے گئے تھے اب اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں 48 گھنٹوں کے دوران جتنی بارش ہوئی اتنی بارش یہاں بالعموم سال بھر میں ہوتی ہے۔ کئی شہروں میں پانی کئی میٹر تک چڑھ گیا تھا۔ سیلاب کی وجہ سے کروڑوں ڈالر کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ بہت سارے مکانات بنیادی ڈھانچے اور کھیتیاں تباہ ہوگئی ہیں۔ سیلاب سے سب سے زیادہ تباہی سانتے فے صوبے میں ہوئی اور مرنے والوں میں زیادہ تعداد بچوں اور عمررسیدہ لوگوں کی ہے۔

شمالی چین میں زلزلے کے جھٹکے

بیجنگ 5 مئی شمال مغربی چین کے زن جیانگ علاقے میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے جن کے ریکٹر سکیل پر پیائش 5ء8 تھی۔ تاہم فوری طور پر کسی جانی یا دوسرے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ زن جیانگ میں زلزلہ کی اطلاع دینے والے دفتر نے بتایا کہ گزشتہ رات دیر گئے آنے والے جھٹکوں سے 21 مکانات گرگئے۔ گزشتہ فروری میں بھی اس علاقہ میں زلزلہ آیا تھا۔ اس کی شدت 6.8 تھی۔ جس کے نتیجہ میں 250افراد ہلاک ہوگئے تھے۔

چین میں سارس سے مرنے والوں کی تعداد 181 ہوگئی

چین میں اس مہلک مرض سے مرنے والوں کی تعداد 181 اور متاثرین کی 3799 ہوگئی ہے۔ وزارت صحت نے بتایا کہ صرف بیجنگ میں سارس سے مرنے والوں کی تعداد96 ہوگئی ہے۔

اخبارات کے مطابق موذی نمونیہ سارس کے خلاف حفاظتی اقدامات کے طور پر بیجنگ میں تعلیمی ادارے مزید دو ہفتوں کے لئے بند کردیئے گئے ہیں۔ سرکاری میڈیا نے محکمہ تعلیم کے افسروں کے حوالے سے کہا ہے کہ سکولوں کی مسلسل بندش کا مقصد شہر کے 1,37 ملین طالب علموں میں سارس کی وبا کو پھیلنے سے روکنا ہے۔ اس حکم کے تحت بچوں کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ انٹرنیٹ۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے ذریعہ گھر پر ہی اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اس دوران شہری انتظامیہ نے پبلک مقامات پر تھوکنے پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کیا جاسکے گا۔ اور انہیں 50 ین (6امریکی ڈالر) جرمانہ بھی کیا جائیگا۔ اس حکم پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے گا۔ بیجنگ میں سارس کے 1.741 مریض اور اتنے ہی مشتبہ کیس موجود ہیں۔ اس طرح بیجنگ اس موذی مرض کے زبردست نرغے میں ہے۔

افغانستان میں سیلاب
سینکڑوں افراد بے گھر

افغانستان میں لوگوں کے برے دن لگتا ہے۔ شاید ختم ہی ہونے میں نہیں آرہے پہلے ان لوگوں کی پریشانی تھی طالبان، جن کے عہد حکومت میں عام باشندوں پر بیجد ظلم وستم ہوئے تھے پھر ہوا امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا حملہ انہوں نے وہاں سے ظالم طالبان کو تو پسپا کردیا لیکن جنگ میں بہت بڑی تعداد میں لوگ بے گھر اور بے سہارا ہوگئے۔ بہت سے بے گناہ شہری اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔ جنگ کے دوران اجڑنے اور برباد ہونے والے لوگوں کا ابھی وہی حال ہے وہ دوبارہ آباد نہیں ہوسکے۔ ابھی لوگ سنبھل ہی رہے تھے کہ ان پر موسم کا عتاب نازل ہوگیا گذشتہ ہفتہ کابل کے شمال مشرق میں بگران ضلع کے پاخان صوبے میں شمالی کے میدانی علاقوں میں اچانک سیلاب آنے سے لگ بھگ 200 خاندانوں کو وہاں سے نکلنا پڑا اور اب ایک بار پھر وہ پناہ گزینوں کے کیمپ میں دن گزار رہے ہیں۔

سینکڑوں افراد نے بدھ کو سورج کے بیچ سے ہو کر گذرتے دیکھا

گزشتہ ۷ مئی کو بہت سے طلباء انکے والدین اور دوسرے لوگوں نے ایک نادر فلکیائی وقوعہ دیکھا یہ لوگ سب سے چھوٹے سیارہ عطارد (بدھ) کا سورج کے بیچ سے ہو کر گزرتا دیکھنے نہرو پلانیٹیریم پہنچے۔

بڑی بڑی دوربینوں سے ان لوگوں نے ایسا وقوعہ دیکھا جو ایک صدی میں صرف بارہ بار رونما ہوتا ہے۔ عطارد سورج اور زمین کے درمیان اس طرح گذرا کہ اس کا راستہ سورج کو ڈھکتا چلا گیا حالانکہ گولے پر ایک نقطہ سے زیادہ کچھ نہیں تھا زمین دیکھنے پر ایسا نظر آرہا تھا کہ ایک نقطہ تھا۔ سورج کے گولے پر سے گزر رہا ہے۔

بہرحال ماہر فلکیات کے لئے یہ زمین اور سورج کے مابین فاصلہ ناپنے کا بھی ایک وسیلہ بنا۔ پلینیٹیریم کے ڈائریکٹر رتن شری نے یو این آئی کو بتایا کہ یہ ایک دلچسپ اور نادر فلکیاتی وقوعہ ہے پچھلی بار ہندوستان میں یہ وقوعہ نومبر 1993 میں دیکھا گیا تھا۔ یہ وقوعہ جاپان نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں ادھورا دیکھا جاسکا کیونکہ عطارد کا سفر پورا ہونے سے پہلے سورج ڈوب گیا لیکن مغربی افریقہ مشرقی شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ میں اس سفر کا آخری حصہ دیکھا جاسکے گا۔

خوردہ (اڑیسہ) میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۰۳-۳-۱۷ بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ خوردہ میں پیشوایان مذاہب کا جلسہ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان بھارت کی زیر صدارت ہوا تلاوت ونظم کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی۔ جناب سناتن مشرا صاحب ریٹائرڈ پروفیسر پی-این کالج نے جماعت کی خدمات کو سراہا۔ موصوف کی تقریر کے بعد شری متی بی-کے اُوشا صاحبہ جو برہما کماری مذہب سے تعلق رکھتی ہیں نے تقریر کی۔ بعدۂ جناب ڈاکٹر لکشمی نارائن صاحب اور جناب منال کرادا صاحب جو عیسائی مذہب کے پاسٹر ہیں نے تقریر کی۔ اس کے بعد جناب پی کے پاٹ سانی صاحب ایم-پی نے اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ بعدۂ جناب این-مترا صاحب جو خوردہ کے ایم-ایل-اے ہیں نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی طرح دیگر مذاہب کو بھی چاہئے کہ وہ بھی پیشوایان مذاہب کا جلسہ جگہ جگہ منعقد کریں۔ موصوف کی تقریر کے بعد جناب ایم-این-دیوتا صاحب بی-ڈی-او خوردہ نے اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ آخر پر مکرم جناب مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے اسلام کی پُرامن تعلیم پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد رات ساڑھے دس بجے جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس اجلاس میں بہت سارے ہندو احباب شرکت ہوئے۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador
&
Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol :52 Tuesday 6/13 May 2003 Issue No. 18/19

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

باغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مہکتے پھول

☆- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر تو تمہارے دلوں پر ہے۔ (مسلم)

☆- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں ایک ایک دن میں ستر ستر مرتبہ سے بھی زیادہ۔ (مسلم)

☆- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کو ایک وادی سونے کی مل جائے پھر بھی وہ خواہش کرے گا کہ ایک کی بجائے دو وادیاں ملتیں۔ اور آدمی کے حرص کے منہ کو قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔ تو بھرے گی سوائے اللہ کے نیک بندوں کے۔ (بخاری)

☆- صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ے فرمایا کہ مومن کے تمام کام عجیب ہوتے ہیں اور یہ امر صرف مومن ہی کو حاصل ہے کہ اگر اس کو آرام پہنچے تو شکر کرتا ہے جس کے نتیجہ میں خیر ہی خیر ہے۔ اور اگر مصیبت پہنچے تو صبر کرتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ بھی بھلا ہی بھلا ہے۔ (مسلم)

☆- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہادر وہ نہیں جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ لے۔ بلکہ اصل بہادر تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری)

☆- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا بہت غصہ نہ ہوا کر۔ اس نے کہا اور کچھ نصیحت کیجئے آپ نے پھر فرمایا غصہ مت ہوا کر۔ اس نے پھر سوال کیا۔ آپؐ نے پھر وہی جواب دیا۔ (بخاری)

☆- ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ بولنے سے بہت سے نیک کاموں کی توفیق ملتی ہے اور نیک اعمال بجالانے سے جنت ملے گی۔ اور جو آدمی سچ بولنے کی عادت ڈالے تو اللہ کے ہاں وہ صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے سے بہت سی بدیوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے اور بدیوں کے ارتکاب سے آدمی دوزخ میں جاتا ہے۔ اور جو جھوٹ بولنے کی عادت ڈالے تو آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا نام کذاب یعنی بڑا دروغ گو پڑ جاتا ہے۔ (بخاری)

☆- حضرت امام حسنؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دے وہ بات جس کے متعلق شک بھی ہو۔ کہ یہ کام گناہ ہوگا۔ اور اختیار کر وہ کام کہ جس کے بُرا ہونے کا شک تک نہ ہو۔ (ترمذی)

☆- ابو سفیانؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے روم کے بادشاہ ہرقل نے پوچھا کہ محمد صاحب کی کیا تعلیم ہے تو مَیں نے کہا کہ ان کی تعلیم یہ ہے کہ لوگو صرف اللہ کو پوجو۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ اور تمام وہ بُری باتیں چھوڑ دو۔ جو تمہارے بڑے کرتے تھے۔ اور نمازیں پڑھو۔ سچ بولو۔ غرباء کو صدقہ و خیرات دو۔ اور پاکدامنی اختیار کرو۔ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ (بخاری)

☆- ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو۔ جہاں کہیں رہو۔ اور اگر کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہو۔ تو اس کے کفارہ کیلئے خصوصیت سے نیک کام کرو۔ جس سے وہ بدی مٹ جاوے گی۔ اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آوٗ۔ (ترمذی)

☆- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مَیں ایک دن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپؐ کے پیچھے سوار تھا تو آپؐ نے فرمایا اے لڑکے مَیں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں۔ دیکھ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ۔ وہ تجھے یاد رکھے گا۔ اگر اللہ کو یاد رکھے گا۔ تو اس کو ہمیشہ اپنا مددگار پاوے گا۔ پس دیکھ جب سوال کر۔ تو اللہ سے سوال کر۔ اور جب نصرت طلب کرے۔ تو اللہ ہی سے طلب کر۔ اور یقین رکھ کہ اگر ساری دنیا تجھے نفع پہنچانے پر کمر باندھے وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو۔ اور ساری دنیا اتفاق کرے کہ تجھے نقصان پہنچائیں۔ وہ کبھی تجھ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔ اور آرام و آسائش کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر۔ تاکہ سختی کے دنوں میں وہ تجھے یاد رکھے۔ اور جان لے کہ جو مصیبت اللہ تجھے پہنچانی چاہے وہ کسی طرح دور نہیں ہو سکتی۔ اور جو مصیبت تجھ سے اللہ دور کرنا چاہے وہ کسی طرح تجھے پہنچ نہیں سکتی۔ اور یقین رکھ۔ اللہ کی مدد انسان کے صبر کرنے پر موقوف ہے۔ اور ہر گھبراہٹ کے بعد کشائش اور ہر تنگی کے بعد فراخی ہے۔ (ترمذی)

☆- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور اس کی غیرت یہ ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کا بندہ اس کے حرام کیئے ہوئے کاموں کو کرے۔ (بخاری)

☆- ابو یعلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب لیتا رہے۔ اور مرنے کے بعد کی زندگی کیلئے ابھی سے تیاری کرے اور نکما وہ شخص ہے جو اپنے نفس کی آرزوؤں کی پیروی کرے۔ اور پھر بخشے جانے کی امید رکھے۔ (ترمذی)

☆- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کے اسلام کی یہ بھی ایک خوبی ہے کہ آدمی تمام فضول اور بے ضرورت باتوں سے محترز رہے۔ (ترمذی)

☆- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ کس خیرات کا سب سے زیادہ ثواب ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب تو صدقہ و خیرات کرے تو ایسی حالت ہو کہ تو تندرست ہو تجھے خود بھی روپیہ کی ضرورت ہو۔ ایسے صدقہ کا تو بہت ثواب ہے لیکن ایسی حالت میں کہ تو مرنے لگا ہے اور تو کہتا ہے کہ میرے مرنے پر اتنا فلاں کو دینا۔ اور اتنا فلاں کو۔ تو ایسے صدقہ کا وہ ثواب نہیں۔ کیونکہ اب تو نہ دیگا تب بھی مرنے کے بعد تیرا مال وارثوں نے ہی لینا ہے تیرے پاس سے تو بہرحال اب اس مال نے چلا جانا ہے۔ (بخاری)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:629443